رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

REG. E.P. No 861

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر:- برکات احمد راجیکی
اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
فی پرچہ ۲/۰

تواریخ اشاعت
۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۳ | ۱۴ ازہجرت سنہ ۱۳۳۳ ہش ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۷۳ھ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۲

سال نو

چند دن ہوئے نیا سال اپنی نئی ذمہ داریوں کے ساتھ شروع ہو گیا ہے۔ نوروز منانے کا رواج قدیم سے چلا آتا ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی غرض اس اہم موقعہ پر قومی اور ملکی ذمہ داریوں کو نمایاں کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرنا اور نئے عزم اور ارادے سے اپنے مستقبل کو بنانے کے لئے کوشاں ہونا ہے۔ اس دن عام طور پر تعطیل بھی کی جاتی ہے اور نوروز کی عید بھی منائی جاتی ہے۔ ان رسوم کے پس پردہ بھی قوم کے جمود اور افسردگی کو دور کرنے اور اس میں نئی امنگیں اور ارادے ابھارنے کی غرض ہی ہوتی ہے۔ زندہ قومیں اور جماعتیں ایسے مواقع سے پورا پورا فائدہ اٹھاتی اور اپنی آئندہ ترقی اور سربلندی کے لئے سامان بہم پہنچاتی ہیں لیکن مردہ قومیں ایسے زریں مواقع کو کھیل کود اور لہو و لعب میں ضائع کر کے اپنے تنزل اور گراوٹ کے مزید سامان پیدا کر لیتی ہیں۔

ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک زندہ اور فعال جماعت ہے۔ اس کا ایک بیدار مغز۔ روشن دماغ اور مؤید من اللہ امام ہے۔ جو ہر مصیبت مشکل اور ضرورت کے وقت اپنی دعاؤں اور تدابیر کی برکت سے اللہ تعالےٰ کی نصرت اور تائید کو جماعت کے لئے کھینچتا ہے۔ اور جماعت کی کشتی کو متلاطم سمندروں سے کامیابی کے ساتھ لئے چلا جا رہا ہے۔

گذشتہ سال جماعت احمدیہ پاکستان پر بہت بڑا ابتلاء آیا۔ اور دشمنوں نے اس خدائی جماعت کو مٹانے اور نیست و نابود کرنے کے لئے اپنی تمام طاقتیں اور سامان صرف کر دیئے۔ وہ اپنے زعم میں یہ سمجھتے تھے کہ یہ جماعت اب چند دنوں میں صفحۂ دنیا سے مٹا دی جائے گی۔ اور اس کا کوئی نام لیوا بھی نظر نہ آئے گا۔ اس وقت رعایا کا ہر طبقہ بھی ان دشمنان احمدیت کے ساتھ تھا۔ اور حکومت کا ایک بہت بڑا حصہ بھی ان کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ غرضیکہ چاروں طرف سے احزاب کی یلغار تھی۔ اور درمیان میں ایک مٹھی بھر اور بے سروسامان جماعت۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے خود اس کر درجماعت کی حفاظت کی جس کو اس نے اپنے مقدس ہاتھوں سے لگایا اور سینچا تھا۔

بے شک اس ابتلاء عظیم میں جماعت کو خدا تعالےٰ نے قربانی۔ ایثار۔ اور ایمان کا نمونہ پیش کرنے کا موقعہ دیا۔ اور وہ اس ابتلاء میں سے سرخرو ہو کر نکلی لیکن ؎

مقامات آہ و فغاں اور بھی ہیں

ابھی خطرات سر پر منڈلا رہے ہیں۔ اور یہ خطرات ضرور اس وقت تک رہیں گے جس وقت تک اللہ تعالےٰ جماعت کو تقوےٰ، نیکی اور ترقی پر قائم رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ قربانیوں سے ہی نیکی اور تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور کوشش اور جدوجہد ہی کسی جماعت کی زندگی اور ترقی کا نشان ہے۔

ہندوستانی جماعتوں پر بہت زیادہ ذمہ داریاں ہیں۔ کیونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ وقتی طور پر ان سے دور ہیں۔ اور بعض حالات میں ان کی براہ راست نگرانی نہیں فرما سکتے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بجائے اس کے کہ ہماری جماعتیں وقت کی نزاکت کو سمجھیں اور زیادہ قربانی اور جدوجہد سے کام لیں ان میں ایک حد تک سستی اور غفلت پائی جاتی ہے۔ جماعت کی ایمانی حالت اور جذبہ خلوص و تعلق کو ظاہر کرنے کا ایک ذریعہ جلسہ سالانہ قادیان بھی ہے۔ لیکن اس سال کے جلسہ سالانہ میں بھی پہلے سے کم افراد نے شمولیت کی ہے، حالانکہ اب جبکہ مشرقی پنجاب کے حالات پہلے کی نسبت بہت سازگار اور محفوظ ہیں اور قادیان کے جلسہ میں شمولیت کے لئے آسانیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ تو احباب کو چاہیئے تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ جلسہ میں شمولیت اختیار کر کے اپنے تعلق محبت اور اخلاص کا ثبوت دیتے۔ ہندوستان کے باہر کے احباب تو بوجہ مجبوری مرکز کی زیارت سے محروم ہیں۔ لیکن ہندوستانی احباب کا باوجود سہولت اور آسانی کے زیارت سے محروم رہنا کوئی اچھی اور خوشکن علامت نہیں۔

یہی حال جماعتی چندوں اور دوسری تحریکات کا ہے۔ ان میں بھی پہلے کی نسبت کمی واقع ہو گئی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اس نئے سال میں اپنی سستیوں اور غفلتوں کو دور کرنے کا پختہ ارادہ کریں۔ اور پھر متواتر اپنے حالات اور کاموں کا جائزہ لیں۔ تاکہ آئندہ سال ہمارے لئے نئی ترقیات اور وسعتیں لانے والا ہو۔ اور ہم دینی و دنیوی طور پر اپنے قدم ہر آن آگے ہی بڑھاتے چلے جائیں۔ خدا تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا کے ماتحت کام کرنے اور سلسلۂ حقہ کی ترقی کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کا موقعہ دے اور اپنے فضل سے اپنے ان وعدوں کو پورا کرے جو اس نے اپنے پیارے مسیح موعود کو اس کی جماعت کی فتح و نصرت اور غلبہ کے متعلق دیئے ہیں۔ نیز مقدس مرکز احمدیت قادیان کی بحالی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

اخبار احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے نے ربوہ سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بروز بدھ مورخہ ۱۳ جنوری کو تحقیقاتی عدالت میں بیان شروع ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس موقعہ پر ہمارے مقدس امام کی خاص طور پر تائید و نصرت فرمائے۔ اور ان کے بیان سے احقاق حق ہو۔

احمدیہ جماعت قادیان کی طرف سے گوردوارہ اکال گڑھ میں گرنتھ صاحب کی پیشکش

قادیان ۱۱ جنوری۔ احمدیہ جماعت قادیان نے آج گوردوارہ اکال گڑھ میں ایک نسخہ گرنتھ صاحب کا سکھ بھائیوں کی خدمت میں پیش کیا۔ اس تقریب پر ڈاکٹر گوربخش سنگھ صاحب منیجر گوردوارہ اکال گڑھ مع دوسرے سکھ بھائیوں کے حضوری ساماں کے کر دفتر نظارت امور عامہ میں ساڑھے دس بجے کے قریب آئے اور جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے ان کو گرنتھ صاحب کا نسخہ پیش کیا جس کو وہ جلوس کی شکل میں لیکر بڑے بازاروں سے ہوتے ہوئے گوردوارہ اکال گڑھ میں پہنچے۔ اس جلوس میں علاوہ سکھ دوستوں کے بہت سے احمدی احباب بھی شامل تھے۔

گوردوارہ میں ڈاکٹر گوربخش سنگھ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت کا اس تحفہ پیش کرنے پر شکریہ ادا کیا اور جماعت کی رواداری اور حسن سلوک کا ذکر کیا جو اس کی طرف سے ہمیشہ سکھ اور ہندو بھائیوں کے ساتھ کیا جاتا رہا ہے۔ نیز یہ بھی بیان کیا کہ احمدی احباب نے ہمارے مقدس گرنتھوں کی حفاظت کا کام کر کے سکھ قوم کو بہت ممنون کیا ہے۔ جلسہ سالانہ پر بھی ان کی طرف سے گرنتھ صاحب پونر مل، اور چلت دھوڑ نذر کی گئی۔ اور اس سے پہلے بھی وہ دو بیڑیں گوردوارہ شہید گنج کو پیش کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے بعد مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ عالیہ نے پنجابی زبان میں برجستہ تقریر کی۔ اور بتایا کہ مذہب اور مذہبی رہنما لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے آتے ہیں۔ نفرت ہم خود ڈالتے ہیں۔ کوئی مذہب نفرت نہیں ڈالنا چاہتا۔

آپ کے بعد مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے اردو میں تقریر کی۔ اور بتایا کہ جوں جوں لوگ سیاست میں پڑتے جاتے ہیں۔ خلوص اور ہمدردی اور باہمی محبت کم ہوتی جاتی ہے۔ مذہب اس باہمی ہمدردی اور محبت کو سکھاتا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جس طرح میلے کچیلے کپڑے کو جب دھوبی لیکر دھوتا ہے اور اس کو بار بار پتھر پر مارتا ہے تو اس کی میل دور ہو جاتی ہے اور وہ صاف و شفاف نکل آتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہماری میلی اور گندی روحوں کو میل اور کدورت سے صاف کرنے کیلئے ۱۹۴۷ء کے چرکے لگائے ہیں۔ اب امید ہے کہ ہم پہلے سے زیادہ محبت اور خلوص سے اپنے تعلقات کو استوار کریں گے۔ اور اپنے ملک کو محبت اور جنت کا نمونہ بنا دیں گے۔

اس کے بعد ڈاکٹر گوربخش سنگھ صاحب نے قرآن کریم کے تین نسخے جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو پیش کئے جو نعرۂ تکبیر کی گونج میں وصول کئے گئے۔

آخر میں گیانی دیوان سنگھ مجرم اور مولوی عبداللطیف نے پنجابی میں نظمیں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس تقریب میں جناب نائب ناظر صاحب امور عامہ اور جناب نائب ناظر صاحب تعلیم و تربیت نے بھی علاوہ دیگر احباب کے شرکت کی!

بھائی عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار قادیان سے شائع کیا۔

ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اسلام کے نام کو بلند کرنے کی خاطر یہاں پر جمع ہوئے ہیں

اسلام پر چاروں طرف سے یورش ہو رہی ہے اور اسلام کے مورچے پر سوائے احمدی مبلغین کے اور کوئی نظر نہیں آتا

تبلیغ اسلام کا جو عظیم الشان کام ہم نے شروع کر رکھا ہے اس کی کامیابی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرو

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر کا ملخص

مرتبہ خورشید احمد

ربوہ ۲۶ ردسمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح نو بجکر ۲۰ منٹ پر مختصر تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کا افتتاح فرمایا۔ تقریر سے قبل ماسٹر فقیر اللہ صاحب قرآن مجید کی تلاوت کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ایک دفعہ پھر ہمیں اپنے دین کی خدمت کے لئے یہاں جمع ہونے اور اسکے ذکر کو بلند کرنے کا موقعہ عطا فرمایا ہے بہت سے لوگ ان برکات سے ناواقف ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر منعقد ہونے والی مجالس میں اسکی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ ان مجالس میں شامل ہو کر بھی ان کی برکات اور فوائد سے محروم رہتے ہیں

فرمایا غالباً آٹھ دس دفعہ ایسا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جلسہ سے قبل جلسہ کا نظارہ دکھایا۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے سوائے ایک دفعہ کے ہر دفعہ میں نے بہت بڑا ہجوم دیکھا۔ عام طور پر مجھے یہی دکھایا گیا کہ تھوڑے سے لوگ جلسے میں آئے ہیں۔ اور ان میں سے بھی بعض بیٹھے ہیں اور بعض کھڑے ہیں۔ شروع میں جب مجھے ایسی رویا ہوئی۔ تو میں نے سمجھا کہ شاید اب کے تھوڑے سے لوگ جلسے پہ آئیں۔ لیکن یہ غلط نکلا۔ لوگ ہر دفعہ پہلے سے بڑھ کر آتے رہے۔ تب میں نے سمجھا۔ کہ رویا کی تعبیر یہ تھی کہ گو لوگ ظاہری طور پر بہت آئیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ کی نظر میں ان میں سے کم ہیں جو جلسہ سالانہ کی برکات سے حقیقی فائدہ اٹھاتے ہیں

فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب لوگ ذکر الٰہی کے لئے جمع ہوتے ہیں تو آسمان سے فرشتے نازل ہو کر ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور پھر انہیں آسمان کی طرف اٹھاتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ خدا کے قریب ہو جاتے ہیں حقیقت یہی ہے۔ کہ جو لوگ خدا کا ذکر بلند کرتے ہیں یہ لازمی بات ہے کہ خدا تعالیٰ بھی انہیں بلند کرتا ہے۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ محدود علم اور محدود طاقت رکھنے والا انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند کرے۔ اور اللہ تعالیٰ جو غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ اس کا بڑھ چڑھ کر بدلہ نہ دے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یہ بدلہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ خدائی نصرت اور تائید آہستہ آہستہ اپنا کام کر رہی ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض کمزور لوگ یاس کے مقام تک پہنچنے لگتے ہیں۔ تب اچانک اللہ تعالیٰ کی مدد پہنچ جاتی ہے۔ اور ایسی شان کے ساتھ پہنچ جاتی ہے کہ مایوسی اور بددلی امید اور یقینی کامیابی سے بدل جاتی ہے۔

حضور نے جلسہ سالانہ کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ عظیم الشان موقعہ جو اس وقت ہمیں حاصل ہے۔ اجتماعی رنگ میں دنیا میں کسی اور کو میسر نہیں۔ انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے اور اسکے ذکر کو بلند کرنے کی مثالیں تو ہر جگہ مل جاتی ہیں۔ مگر اتنی کثرت کے ساتھ جماعتی رنگ میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اسلام کے نام کو بلند کرنے کیلئے جمع ہونیکی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔ یہ سمجھنا تو پاگلوں والی بات ہے کہ باقی سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم ہیں۔ اور ہم ہی سے سب کو وہ حاصل ہیں۔ ہر جگہ انفرادی طور پر ایسی روحیں موجود ہوتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتی اور اسکے نام کو بلند کرنیکی متمنی ہوتی ہیں۔ اور الٰہی جماعتوں میں سست بھی ہوتے ہیں۔ لیکن الٰہی جماعتوں کو جو خصوصیت دوسروں سے ممتاز کر دیتی ہے وہ یہی ہے کہ ان کی اکثریت اللہ تعالیٰ کی محبت میں محو ہوتی ہے۔ اور اس کے ذکر میں مشغول ہوتی ہے۔ پس اس خصوصیت کو قائم رکھو۔ اور اپنے وجودوں کو دنیا سے قطع تعلق کر کے اتنا ہلکا بناؤ کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہیں آسانی کے ساتھ بلند سے بلند تر مقام تک لے جا سکیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کرنے اور اپنے قلوب کو اسکے ذکر کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرو۔ تا اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل ہو۔

حضور نے مختلف ممالک مثلاً جرمنی۔ ملایا۔ انڈونیشیا وغیرہ کے مبلغین اور احباب کی طرف سے آمدہ تاروں کا ذکر فرمایا۔ جس میں انہوں نے حضور کی خدمت میں اور جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب سے دعا کی درخواست کی تھی ان کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ دوست تبلیغ اسلام کے اس عظیم الشان کام کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ جو ہم نے بیرونی ممالک میں جاری کر رکھا ہے۔ اسلام کے لئے یہ ایک بہت نازک زمانہ ہے چاروں طرف سے اسلام پر یورش ہو رہی ہے۔ اور اسلام کے مورچے پر سوائے چند احمدی مبلغین کے اور کوئی بھی نہیں ہے۔ آپ لوگ جو یہاں جمع ہیں آپ کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسے فوج کے لئے اسلحہ کے کارخانے کی ہوتی ہے۔ جس طرح اگر فوج کے لئے اسلحہ مہیا نہ کیا جائے تو وہ بے کار ہو کر رہ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر آپ لوگ مبلغین کی مدد نہ کریں گے تو ان کی زندگیاں بیکار ہو جائیں گی

(باقی صفحہ ۔۔ کالم ۔۔ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر ۲۷ ردسمبر ۱۹۵۲ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل ... ثاقب صاحب زیروی نے حضور ایدہ اللہ کا تازہ کلام نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جو حسب ذیل آٹھ قطعات پر مشتمل تھا۔

(۱) قرض

قرض سے دور رہو قرض بڑی آفت ہے
قرض لیکر جو اکڑتا ہے وہ بے غیرت ہے
اپنے محسن پہ ستم اس سے بڑا کیا ہوگا
قرض لے کر جو نہ دے سخت ہی بدفطرت ہے

(۲) دیانت

فاقوں مر جائے پہ جائے نہ دیانت تیری
دور و نزدیک ہو مشہور امانت تیری
جان بھی دینی پڑے گر تو نہ ہو اس سے دریغ
کسی حالت میں نہ جھوٹی ہو ضمانت تیری

(۳) حرام مال

غضب خدا کا کہ مال حرام کھاتا ہے
نہیں ہے حرص کی حد صبح و شام کھاتا ہے
نماز چھوٹے تو چھٹ جائے کچھ نہیں پروا
مگر حرام کی روٹی مدام کھاتا ہے

(۴) اہل و عیال پر ظلم

حرام مال پہ تو جان و دل سے مرتا ہے
وہ جس طرح سے بھی ہاتھ آئے کر گزرتا ہے
یہ کیسا پیار ہے اہل و عیال سے تیرا
شکم غریبوں کا انگاروں سے جو بھرتا ہے

(۵) مال سے محبت اور مال دینے والے سے بے رخی

وقف ہے جان بہر مال و سیم و زر
مال دینے والے سے ہے بے خبر
ایسے اندھے کا کریں ہم کیا علاج
مغز سے غافل ہے چھلکے پر نظر

(۶) وقف زندگی

وقف کرنا جان کا ہے کسب کمال
جو ہو صادق وقف میں ہے بے مثال
جھکیں گے واقف کبھی مانند بدر
آج دنیا کی نظر میں ہیں ہلال

(۷) کمال تدریجاً حاصل ہوتا ہے

دھیرے دھیرے ہوتا ہے کسب کمال
بو بحر کو بننا پڑتا ہے بلال
شمس پہلے دن سے کہلاتا ہے شمس
بدر ہوتا ہے مگر پہلے ہلال

(۸) الفت کے راز

آ کہ پھر ظاہر کریں الفت کے راز
یار میں ہو جائیں گم عمرت دراز
میرے پیچھے پیچھے چلتا آ کہ بس
بندۂ محمود ہوں اور تو ایاز

قادیان ۔ ۱۳ رجنوری۔ آج دس بجے کی گاڑی مکرم مولوی ... شریف ... اپنی تبلیغ ... کے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے یہ جلسہ مورخہ ۸ جنوری کو ... میں منعقد ہو رہا ہے۔

اُردو ۔ اور ۔ کانگرس پارٹی

ہندوستانی حکومت میں کانگرس پارٹی کو اقتدار اور غلبہ حاصل ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہندوستانی حکومت کانگرس کی ہی حکومت ہے۔ اس وقت نہ صرف مرکزی حکومت کی باگ ڈور کانگرس کے ہاتھ میں ہے۔ بلکہ تقریباً سب کی سب صوبائی حکومتوں میں بھی اسی کو اقتدار حاصل ہے۔

کانگرس اپنی سیکولر یا لامذہبی پالیسی پر بجا طور پر فخر کرتی ہے۔ اور ہندوستان کی تمام سیاسی پارٹیوں میں مسلمانوں کے لئے زیادہ موزوں اور مناسب یہی پارٹی ہے۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت اس پارٹی میں شامل ہو کر ملک کی خدمت کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی کرنا چاہتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت سے وہ لوگ جو کانگرس کمیٹی میں اقتدار رکھتے ہیں نہ گاندھی جی کے قائم کردہ اصولوں کی کوئی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ہی پنڈت نہرو کے متواتر اعلانات اور ہدایات کو درخور اعتناء سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ وہ محض ذاتی مفاد کی خاطر اس پارٹی میں شامل ہوئے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں وہ اس کے کسی اصول کا بھی احترام کرنا ضروری خیال نہیں کرتے۔ اور ان کے لئے سیکولرازم کے اعلانات محض کہنے اور پراپیگنڈا کرنے کی باتیں ہیں۔ ورنہ ان کا عمل اور برتاؤ مذہبی اور فرقہ وارانہ تعصب سے بالا نہیں کہا جا سکتا۔

مہاتما گاندھی نے بھارت کے لئے جس زبان کو رائج کرنا پسند کیا اس کے متعلق ان کے خیالات سے سب لوگ واقف ہیں وہ اپنی موت تک اسی خیال کے حامی رہے۔ کہ ہندوستانی زبان جو دونوں رسوم الخط یعنی فارسی اور ناگری میں ہو ملک میں رائج کی جائے۔ لیکن کانگرسی نیتاؤں نے اس کے برعکس اس ہندی کو ملک میں رائج کرنا چاہا جو صرف ناگری لپی میں لکھی جاتی ہے اردو زبان پر اگرچہ یہ احسان کیا گیا ہے کہ "دستور ہند" میں اس کو چودہ علاقائی زبانوں میں سے ایک تسلیم کر لیا گیا ہے۔ لیکن یہ محض کاغذی کارروائی تک ہی محدود ہے۔ ورنہ ہر علاقائی زبان کے لئے کوئی نہ کوئی علاقہ ہے۔ اور اردو بیچاری کے لئے اس کے اپنے وطن میں بھی کوئی علاقہ نہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے بار بار اس حقیقت کا اظہار کیا کہ دوسری زبانوں کو کچل کر ہندی کو مقبول بنانے سے خود ہندی کے لئے خطرہ ہے اور یہ کہ اہل ملک کو زبان کے معاملہ میں تنگ نظری اور تنگ دلی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اردو ہمارے ملک کی زبان ہے۔ یہیں پر یہ پیدا ہوئی اور پروان چڑھی۔ ہم اس کو کسی اور ملک کو نہیں دے سکتے۔ اور چھوٹی زبانوں کو کچل کر ہندی زبان کی حمایت نہیں ہو سکتی۔

لیکن افسوس ہے کہ ان سب باتوں کے باوجود کانگرس کے ارباب بست وکشاد تنگ نظری سے کام لے رہے ہیں۔ اور اس مفید اور مختلف قوموں اور ملکوں کو متحد کرنے والی زبان کے ساتھ سوتیلی اولاد کا سلوک روا رکھ رہے ہیں اس بے رخی اور بے توجہگی کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان جو کانگرس کے ساتھ بوجہ اس کی سیکولر پالیسی اور رواداری کے آج تک شریک رہے ہیں۔ اب اس سے بدظن ہو رہے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ میونسپل انتخابات میں یو۔پی کے صوبہ میں کانگرس کو بہت سے مسلمان ووٹوں سے محروم ہونا پڑا۔ جس کا افسوس خود پنڈت جواہر لال نہرو کو بھی ہوا۔

اُردو زبان کے متعلق کانگرسی حکومتوں کی سرد مہری بلکہ عداوت اب اردو زبان کے حامیوں کو اس امر کے لئے مجبور کر رہی ہے کہ وہ ملک کی دوسری سیاسی پارٹیوں کے سامنے اس کی بقا و ترقی کے لئے ہاتھ پھیلائیں چنانچہ اس سلسلہ میں "رسالہ رہنمائے تعلیم دہلی" میں یہ مشورہ شائع کیا گیا ہے کہ :-

"اب اردو کے حامیوں ۔ ۔ ۔ کے لئے یہی راستہ ہے کہ وہ ان سیاسی جماعتوں کو ساتھ لے کر جو اس زبان سے متعصب نہیں برتتیں اپنی تحریک کو آگے بڑھائیں۔ اور نہ صرف اردو زبان بلکہ اردو کلچر کے لئے جدوجہد کریں جو صحیح معنوں میں مشترکہ ہندی کلچر ہے"۔

اس حوالہ کا صاف مطلب ہے کہ اردو زبان سے محبت رکھنے والے لوگ جن کو کانگرس نے اپنی سرد مہری سے مایوس کر دیا ہے۔ اب اس زبان کے تحفظ کے لئے دوسری غیر فرقہ دار سیاسی پارٹیوں میں شامل ہو کر کانگرس کی حریف کمزوری کا باعث بنیں۔ اگر کانگرس کے نیتا اور ہی خواہ سنجیدگی سے چاہتے ہیں کہ کمیونسٹ پارٹی اور ایسی ہی دوسری پارٹیاں فروغ حاصل نہ کریں۔ تو ان کو چاہیئے کہ اردو زبان کے مسئلہ کو ہمدردی سے سلجھائیں اور گاندھی جی اور پنڈت نہرو کے خیالات کو جو یقیناً دانشمندی پر مبنی ہیں۔ عملی جامہ پہنائیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی اپنے نامور صدر کی قیادت میں اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرے گی۔ اور کوئی ٹھوس اور عملی قدم اُردو زبان کے تحفظ اور ترقی کے لئے اٹھائے گی۔

تحریکِ شُدھی

ہندوستانی مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے اب ہندو مہاسبھا کے لیڈروں نے بھی شدھی کی تحریک اٹھائی ہے۔ اگرچہ یہ تحریک ہندو دھرم کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ اور سوائے آریہ سماج کے دوسرے ہندو۔ اس کو ناجائز سمجھتے رہے ہیں لیکن اب ہندو مہاسبھا نے بھی جس کی اکثریت سناتن دھرم کی پیرو ہے مسلمانوں کی بے بسی عدم تنظیم اور اقتصادی بدحالی کو دیکھتے ہوئے ان کو شدھ کرنا ضروری سمجھا ہے۔ اس تحریک کے پس پردہ دینی مفاد کی نسبت سیاسی مفاد زیادہ ہے۔ بلکہ یہ خالصتاً سیاسی اغراض کے ماتحت ہی ہے۔

مسلمانوں کو اس تحریک کو ناکام کرنے کے لئے بنیان مرصوص ہو کر اس کا منظم صورت میں مقابلہ کرنا چاہیئے جمعیتہ العلماء ہند نے ارتداد کی اس رَو کو روکنے کے لئے یہ تجویز کی ہے۔ کہ دینی مدرسوں کا ہر جگہ اجراء کر کے بچوں کو اسلامی تعلیمات سے پورے طور پر واقف کیا جائے۔ بے شک یہ تجویز اچھی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن اگر اس تجویز کے مطابق مؤثر قدم اٹھایا جائے تو زیادہ سے زیادہ آئندہ نسل ہندوؤں کی اس یلغار سے ایک حد تک محفوظ ہو جائے گی۔ لیکن اس سے فوری اور وقتی حملہ کا سدِباب نہیں ہو سکتا۔ اگر موجودہ نسل ہی اپنا مذہب چھوڑ گئی۔ تو مدرسے کون قائم کرے گا۔ اور ان میں اپنے بچوں کو تعلیم و تربیت کے لئے بھیجنے کی کس کو توفیق ملے گی۔ اسلامی انجمنوں کو چاہیئے کہ وہ موجودہ نسل کو سنبھالنے کے لئے بھی اس میں دینی شعور پیدا کریں۔ مسلمانوں کو علاقہ وار منظم کریں۔ ان کی اقتصادی بدحالی کو دور کرنے کے لئے اور کچھ نہیں تو کم از کم زکوٰۃ کا روپیہ وصول کر کے بجا غرباء پر خرچ کریں۔

شدھی کے دیو کا سب سے زیادہ مالی پریشانی کے دروازے سے داخل ہونے کا امکان ہے۔ پس جب تک مسلمان اپنی اقتصادی حالت کو درست کر کے ہندوؤں کے چنگل سے نجات نہ پائیں گے۔ اس وقت تک ان کے لئے تحریک شدھی کے مضر اثرات سے بچنا محال ہے

یہ بھی ضروری ہے کہ اردو زبان کو جس میں کثرت سے اسلامی لٹریچر ہے مسلمانوں میں رائج رکھنے کی تجاویز سوچی جائیں۔ اور ساتھ ہی ملکی زبان یعنی ہندی میں بھی کثرت کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو منتقل کیا جائے تاکہ جو لوگ اردو نہیں جانتے وہ ہندی زبان میں اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کر سکیں اور ان تراجم سے غیر مسلموں پر بھی اسلامی تعلیم کی خوبیاں واضح ہوں۔

امید ہے کہ اسلامی انجمنیں شدھی کے خطرہ پر سنجیدگی سے غور کر کے مناسب اقدام کریں گی۔

مومن کے لئے زکوٰۃ کا دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ولادتیں

(۱) نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ساکن لاہور چھاؤنی کے ہاں ۱۸/۱۲/۵۶ کو پہلا لڑکا پیدا ہوا۔ (۲) مولوی احمد رحیم صاحب مبلغ جنوبی ہند کے ہاں مورخہ ۲۱/۱۲/۵۶ کو دوسرا لڑکا طاہر مہدی احمد تولد ہوا پہلا لڑکا عزیز انور ہادی احمد مورخہ ۱۵/۵/۵۱ کو پیدا ہوا تھا۔

(۳) مولوی سید صمصام الدین احمد صاحب مبلغ اڑیسہ کے ہاں ۲۷/۱۲/۵۶ کو لڑکا تولد ہوا۔

(۴) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیلر درویش قادیان کے ہاں ۲۷/۱۲/۵۶ کو لڑکی تولد ہوئی خدا تعالیٰ نومولودین کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

ان ذرائع کو اختیار کرنیکی کوشش کرو جن سے اللہ تعالیٰ کی اور بنی نوع انسان کی محبت حاصل ہوتی ہے

نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ ذکر و فکر اور خدمتِ خلق وہ ذرائع ہیں جن سے یہ محبت پیدا ہوتی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

سفرِ سندھ سے واپسی

کے معاً بعد پہلے تو مجھے ایک مسہ کا اپریشن کروانا پڑا۔ جو میرے پیٹ پر تھا۔ اس کے چند دن بعد پاؤں کے انگوٹھے کا ناخن کٹوایا۔ جس کی وجہ سے میں چلنے پھرنے سے معذور رہا۔ اس دوران میں پچھلے جمعہ کے لئے میں مسجد میں آگیا۔ جس کی وجہ سے تکلیف بڑھ گئی۔ میری صحت کو سارا دن بیٹھے رہنے اور حرکت نہ کر سکنے کی وجہ سے اچھا خاصہ نقصان پہنچا ہے۔ اگر صحت ہو جائے تو چلنے پھرنے سے حالت ترقی کر سکتی ہے۔ لیکن چلنا پھرنا بھی مشکل ہے۔ سارا دن حرارت رہتی ہے۔ گلہ خراب رہتا ہے۔ اور آواز بھی بیٹھی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے میں آج خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں افتتاح کے لئے بھی نہیں جا سکتا۔ میں اس خطبہ کو ہی اپنی افتتاحی تقریر کے ساتھ ملا دیتا ہوں۔ اور بعض نصائح خدام الاحمدیہ کو کر دیتا ہوں۔ تا وہ انہیں اپنے سامنے رکھیں۔ اور انہیں اپنا مقصد بنائیں

اسلام کا ابتدائی مسئلہ

بلکہ ہر مذہب کا ابتدائی مسئلہ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنا ہے۔ خدام الاحمدیہ بھی چونکہ ایک مذہب کے متبع ہیں۔ بلکہ ایک ایسے مذہب کے متبع ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ کے لئے چنا اور قیامت تک کے لئے چنا۔ یعنی نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا اسلام۔ اس لئے ان کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اپنا یقین بڑھائیں جتنی خرابیاں دنیا میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ پر یقین کی کمزوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ضروری بات یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور ان نیکیوں کو یاد رکھیں۔ جو وہ اپنے بندوں کے ساتھ عموماً اور اپنے ایماندار بندوں کے ساتھ خصوصاً کرتا ہے۔ تم اس کی صفات کو گنو تمہیں

اکثر ایسی صفات نظر آئیں گی

جو رحم کرنے والی ہیں۔ اور بہت کم ایسی صفات نظر آئیں گی۔ جو سزا دینے والی ہیں۔ میں نے خدا تعالیٰ کی سزا دینے والی صفات گنی تو نہیں۔ شاید ۹۹ صفات میں سے جو مشہور ہیں چھ سات صفات سزا والی نکلیں اور اس کے مقابلہ میں شاید ۵۰۔۔۔۶۰ وہ صفات نکلیں جو انعام اکرام احسان اور خبرگیری کرنے والی ہیں۔ اور کچھ ایسی صفات نکلیں گی۔ جو خدا تعالیٰ کی الوہیت کے ساتھ خاص تعلق رکھتی ہیں۔ بظاہر وہ انسانوں کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں۔ اس سے بھی پتہ لگ جائے گا۔ کہ اسلام کا خدا محبت کرنے والا خدا ہے۔ تم یہ نہ دیکھو کہ مولوی خدا تعالیٰ کو کس طرح پیش کرتے ہیں۔ تم یہ دیکھو کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کو کیسے پیش کرتا ہے مولوی جب خدا تعالیٰ کو پیش کرتا ہے۔ تو وہ اسے ہوا کی شکل میں دکھاتا ہے۔ مگر جب تم قرآن کریم پڑھتے ہو تو تم اسے شروع ہی اس آیت سے کرتے ہو۔ کہ الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم۔ کہ وہ رب العالمین خدا ہے۔ رحمٰن خدا ہے۔ رحیم خدا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں جو صفات الٰہیہ بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے چوتھی صفت مالک یوم الدین ہے۔ جس میں سزا کا ذکر ہے۔ لیکن جتنا سزا کا ذکر ہے اتنا ہی انعام کا بھی ذکر ہے۔ گویا آٹھواں حصہ سزا کا ہے۔ یا ۱۰۰ میں سے ½۱۲ حصہ سزا ہوئی۔ اور ساڑھے ۸۷ حصے رحم کے ہوئے۔ لیکن چونکہ وہ خدا فرماتا ہے کہ

ہمارا رحم ہر چیز پر غالب ہے

اس لئے مالک یوم الدین میں سے سزا کا حصہ نصف نہیں ماننا پڑے گا۔ اگر اسے آدھا فرض کیا جائے۔ تو پھر صورت یہ ہوگی۔ کہ ۹۳ ساڑھے ترانوے حصے رحم کے ہیں اور صرف سوا چھ حصے سزا کے ہیں۔ لیکن جس طرح ایک مولوی خدا تعالیٰ کو پیش کرتا ہے۔ اس میں ۹۹ حصے عذاب کے آتے ہیں۔ اور ایک حصہ رحم آتا ہے

پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم

اللہ تعالیٰ کی صفات

اور اس کی محبت پر ایمان رکھیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کو بیان کیا ہے نہ کہ جس طرح لوگوں نے بیان کیا ہے۔ لوگوں کو خدا تعالیٰ کا کیا پتہ۔ خدا تعالیٰ کو خود اپنا پتہ ہے۔ اس لئے یہ دیکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے کیا کہا ہے۔

پھر تم اپنی ذات میں اس تعلیم کے لانے والے انسان کو یاد رکھو۔ اور اس کے احسانوں کو تازہ رکھو

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے نمونہ قربانی اور خدمت سے جو کام کیا وہ تو ہے ہی سب سے بڑی چیز جو ہے۔ وہ قرآن کریم ہے جو آپ لائے۔ قرآن کریم کے اندر اتنی ہدایت ہے اتنا عرفان ہے اتنا علم ہے کہ اگر ہم سوچیں سمجھیں۔ اور صحیح طور پر عمل کریں۔ تو کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ اگر ہم اسے صحیح طور پر سمجھیں۔ سوچیں اور اس پر عمل کریں تو ہمارے پاس وہ کچھ آجاتا ہے جو باقی دنیا کے پاس نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس وہ کچھ آجاتا ہے کہ اسے دیکھ کر ہمیں دوسری دنیا حسرت کے ساتھ دیکھتی ہے۔ جیسے کہ قرآن کریم میں ہی آتا ہے۔ کہ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔

پھر ہمیں

یہ یاد رکھنا چاہیئے

کہ جیسے ایک سمندر میں کودنے والے ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ جیسے سفروں میں لوگ آپس میں محبت کا سلوک کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے تعلق قائم کر لیتے ہیں۔ ایک ہندوستانی جب جاپان میں جاتا ہے تو وہ سب دشمنی بھول جاتا ہے اور باقی ہندوستانیوں کے ساتھ محبت اور پیار سے رہتا ہے۔ اس دنیا میں بھی انسانوں کی یہی حالت ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کو سمجھیں تو یہ دنیا ایسی ہی ہے۔ بچہ ماں کے پیٹ سے آتا ہے۔ وہ اپنے ساتھ کچھ نہیں لاتا اور نہ اس جہان کے متعلق اسے کچھ علم ہوتا ہے۔ جس طرح کشتی سمندر میں چھوڑ دی جاتی ہے۔ اسی طرح وہ اس دنیا میں آجاتا ہے۔ گویا ہم سارے اس دنیا میں آنے والے ایک ہی ملک کے ہیں۔ یعنی حضرت الٰہی سے آئے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ خالق ہے تو

ہمیں ماننا پڑے گا

کہ اسی کے حضور سے ساری مخلوق آئی ہے۔ گویا ایک ہی ملک کے باشندے ایک جگہ پر آئے ہیں۔ اور جو جذبہ غیر ملک کے رہنے والوں میں ہوتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ انسانوں میں نہ ہو۔ لیکن عملی طور پر ہم میں وہ جذبہ نہیں پایا جاتا اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اس چیز کو بھول جاتے ہیں۔ کہ ہم ایک ہی مقام سے آئے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میں خود بخود اس دنیا میں آگیا ہوں۔ کوئی کہتا ہے مجھے برہما نے پیدا کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے مجھے خدا نے پیدا کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے مجھے گاڈ نے پیدا کیا ہے۔ اور کوئی کہتا ہے مجھے پرمیشور نے پیدا کیا ہے کوئی کہتا ہے مجھے اللہ نے پیدا کیا ہے اور یہ نہیں جانتے کہ یہ سارے ایک ہی وجود ہیں۔ پرمیشور بھی وہی ہے۔ برہما بھی وہی ہے اللہ بھی وہی ہے

فرق صرف یہ ہے

کہ غیر قوموں نے اللہ تعالیٰ کو صفاتی نام دے دیئے ہیں۔ اور عرب والوں نے اسے ایک ذاتی نام دے دیا ہے۔ اور ذاتی نام صفاتی نام سے زیادہ مکمل ہوتا ہے۔ اگر لوگ سمجھتے کہ وہ سارے ایک ہی ملک سے آئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ سمجھتے کہ ہم اس دنیا میں بالکل ایک وارث کی طرح ہیں تو وطنیت کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے۔ نیکی کا سلوک کرتے۔ وہ سمجھتے کہ ہم سب کا ایک ہی مشن ہے ایک ہی کام ہے۔ اس لئے ہمیں مل کر کام کرنا چاہیئے۔ تا قیامت کے دن حضرت الٰہی عزت کے ساتھ ہمارا استقبال کریں۔ غرض بنی نوع

انسان کی محبت کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ان ذرائع کا استعمال کرنا چاہیئے جن پر عمل کرنے سے خدا تعالےٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ ذرائع نماز، روزہ، زکوٰۃ حج اور ذکر و فکر ہیں۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن سے

خدا تعالےٰ کی محبت

اور اس کی اطاعت کا اظہار ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ پر ایمان لانا اور چیز ہے۔ اور اس سے محبت کرنا اور چیز ہے۔ مثلاً تمہارے گھر میں کوئی بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے تم کوئی دوا تلاش کرتے ہو۔ وہ دوا تمہیں بازار سے ملتی نہیں۔ تم مایوس ہو جاتے ہو۔ ڈاکٹر کہتے ہیں۔ کہ اگر یہ دوا نہ ملی تو بچہ کی جان نہیں بچ سکتی۔ ادھر ماں روتی ہے۔ ادھر باپ غمگین ہوتا ہے۔ اچانک رات کو کوئی آدمی دروازہ پر دستک دیتا ہے تم دروازہ کھولتے ہو۔ تو وہ تمہیں وہی دوا جس کی تمہیں ضرورت ہے دیتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ اب تمہیں یہ تو خیال رہے گا۔ کہ رات کو جس شخص نے تمہیں وہ دوا دی تھی اس نے تم پر بڑا احسان کیا ہے۔ اور تمہارے بچے کی جان بچانے میں اس نے تمہاری مدد کی ہے۔ لیکن تمہارے اندر اس کے متعلق ہمدردی کا کوئی جذبہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ تم نے اسے دیکھا نہیں وہ اندھیرے میں آیا اور اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ اگر وہی شخص جس نے تم پر اتنا بڑا احسان کیا ہو تمہیں مل جائے تو تم اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرو گے۔ لیکن اگر تمہیں پتہ لگ جائے کہ فلاں شخص نے تم پر احسان کیا ہے اور وہ تمہیں رستہ میں مل جائے۔ تو تم اس سے چمٹ جاؤ گے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کو ماننا اور چیز ہے اور اس کے

احسانوں کو جاننا

اور ان کا ذکر کرنا اور چیز ہے۔ اگر کوئی شخص کسی سے اندھیرے میں احسان کر جائے۔ تو وہ اس کا ذکر تو کرتا رہے گا۔ لیکن ذاتی طور پر اس سے محبت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے۔ اسی طرح جس ذات نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس پر ایمان لانا بالکل اور چیز ہے۔ اور یہ سمجھنا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ اسی کا دیا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ جو جذبہ محبت پیدا ہوتا ہے وہ بالکل اور چیز ہے۔ پس تم نماز، روزہ، زکوٰۃ اور ذکر و فکر سے خدا تعالےٰ سے محبت پیدا کرو۔ یہ تمام چیزیں

خدا تعالےٰ سے محبت پیدا کرنے کے ذرائع

ہیں۔ ان ذرائع کو اختیار کئے بغیر تم خدا تعالےٰ کے ساتھ محبت پیدا نہیں کر سکتے۔ ہزاروں لوگ دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو ماں باپ کے احسانوں کو دیکھتے ہوئے بھی ان کے ساتھ محبت نہیں کرتے اور کئی ایسے لوگ ہیں۔ جو ماں باپ سے محبت کرتے ہیں۔ اور کئی لوگ ایک وقت تک بھلے رہتے ہیں

اور پھر ان کے اندر ساطاعت پیدا ہو جاتی ہے

اللہ تعالےٰ کی عبادات

کے ذریعہ بھی دل میں صفائی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ زنگ دور ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ انسان کے اندر طبعی جذبات پیدا نہیں ہو سکتے۔ انسان کی فطرت تو یہ ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبلت القلوب علیٰ حب من احسن الیھا۔ یعنے انسانوں کے دل اس طرح پیدا کئے گئے ہیں۔ کہ جو شخص ان پر احسان کرے انہیں اس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن کئی لوگ ایسے ہیں جو خدا تعالےٰ کے سارے احسانوں کو بار بار بھول جاتے ہیں۔ یہ چیز غیر طبعی ہے۔ ورنہ

انسان کی فطرت

یہی ہے کہ وہ اپنے احسان کرنے والے سے محبت کرتا ہے۔ لیکن کئی دفعہ گناہوں اور بد عادتوں کی وجہ سے انسانی فطرت سے دور جا پڑتا ہے۔ فطرتی جذبات کو دوبارہ ابھارنے کے لئے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور ذکر الٰہی کی ضرورت ہے۔ یہ چیزیں انسان کو یکدم ہوش دلا دیتی ہیں کہ اس نے فلاں ڈیوٹی ادا کرنی ہے۔ اکثر آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ جو اپنے فرائض کو بھول جاتے ہیں پھر سونے سے انہیں اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

ہمارے صلحاء اور اولیاء

میں سے ایک بزرگ ولایت کے مقام کو حاصل کرنے سے پہلے دنیا دار تھے۔ وہ دنیاداری میں اور لہو و لعب میں ہمیشہ مشغول رہتے تھے۔ ایک بزرگ نے جو ان سے پہلے کے واقف تھے دیکھا کہ وہ حج بیت اللہ کر رہے ہیں۔ اور انہیں عبادت میں اتنا خشوع و خضوع حاصل ہے کہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ان سے پوچھا کہ تمہاری حالت تو یہ تھی۔ کہ تم ہر وقت لہو و لعب میں مشغول رہتے تھے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف تمہیں توجہ پیدا ہی نہیں ہوتی تھی اب تم میں یہ خشوع و خضوع اور تقویٰ کیسے پیدا ہو گیا۔ انہوں نے کہا۔ میں ایک دن اپنے مکان پر بیٹھا تھا۔ دوسرے دوست بھی میرے ساتھ تھے۔ مغنیات گانے کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ باجے گاجے پاس رکھے تھے۔ گویا تعیش کے سب سامان موجود تھے۔ اور قریب تھا کہ مجلس گرم ہوتی۔ کہ ایک شخص رستہ سے گزرا۔ جب وہ میرے مکان کے نیچے

پہنچا۔ تو یہ آیت پڑھتا جا رہا تھا۔ کہ الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ

کیا مومنوں پر ابھی وہ گھڑی نہیں آئی کہ خدا تعالےٰ کا نام سنکر ان کا دل ڈر جائے۔ اس بزرگ نے کہا۔ مجھے پتہ نہیں اس شخص کی زبان میں کیا تاثیر تھی۔ اس آیت کا میرے کانوں میں پڑنا تھا کہ میں نے آگے بڑھ کر باجے گاجے توڑ دیئے اور دوستوں کو باہر نکال دیا وضو کیا اور نماز پڑھی۔ اور اللہ تعالےٰ سے اپنے گناہوں کے لئے استغفار کیا اور اس کے بعد سب جائداد لٹا کر حج کے لئے روانہ ہو گیا اور اب ہجرت کر کے یہیں آ گیا ہوں۔ دوسرے بزرگ کہتے ہیں۔ مجھے تعجب ہوا کہ اللہ تعالےٰ کس طرح دلوں کو بدل دیتا ہے۔ کہ عین مجلس تعیش میں ایک انسان جس نے شاید بطور تصنع بھی سادہ قرآن کریم نہ پڑھا ہو۔ کسی کی زبان سے قرآن کریم کی ایک آیت سنتا ہے۔ اور اس سے اس کے دل کی گرہ کی کھل جاتی ہے اور وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے۔ پس انسان پر مختلف اوقات آتے رہتے ہیں لیکن ان کے لانے کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ پس تم نماز روزہ

ذکر الٰہی اور فکر کی عادت

پیدا کرو۔ انسان خدمت خلق کے ذریعہ دنیا میں امن قائم کرتا ہے۔ تو نماز، روزہ اور ذکر الٰہی کے ساتھ اپنے دل میں امن پیدا کرتا ہے اور کامل امن اسی وقت نصیب ہوتا ہے۔ جب گھر میں بھی امن ہو اور باہر بھی امن ہو۔ تم بھی خدا تعالےٰ کے سپاہیوں میں شامل ہو۔ اس لئے تم یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کے سپاہی شمشیر باز نہیں ہوتے۔ خدا تعالےٰ کے سپاہی اپنی زبانوں کو اس کے ذکر سے تر رکھنے والے ہوتے ہیں۔ گویا تم دونوں سپاہی ہو۔ دنیادار بھی اور دین دار بھی۔ لیکن ایک سپاہی کا کام

عجز انکساری اور فروتنی

ہوتا ہے اور دوسرے سپاہی کا کام لڑائی تکبر اور غرور ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ سپاہی بھی اچھا کام کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے کام کو دوسرے کے کام سے کوئی نسبت نہیں ہوتی کیونکہ یہ انسانوں سے آزادی دلاتا ہے اور دوسرا شیطانوں سے آزادی دلاتا ہے

بقیہ صفحہ نمبر ۲

ان میں سے ایک ایک لاکھوں آدمیوں کا کام کر رہا ہے۔ سامان جو یہ نے ان کے لئے بہم پہنچایا ہے۔ وہ پہلے ہی نہایت قلیل ہے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جماعت کی طرف سے اب اس میں اور بھی کوتاہی ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ تحریک جدید کے وعدے پوری طرح نہیں ہو رہے۔ جو بہت تشویش کی بات ہے، میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاہم اپنے مبلغین کے لئے اخراجات مہیا کر سکیں۔ اس ضمن میں میں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جو دوست یہاں آئے ہیں وہ تحریک جدید کے دفتر میں جا کر پتہ لیں۔ کہ ان کے اور ان کی جماعتوں کے وعدے پہنچ گئے ہیں۔ اگر نہ پہنچے ہوں۔ تو وہ دفتر میں اپنے وعدہ کا اندراج کرا دیں۔ تاکہ تبلیغ اسلام کا جو کام ہم نے شروع کر رکھا ہے اس میں کوئی روک واقع نہ ہو۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اب میں دعا کے ساتھ جلسے کا آغاز کرتا ہوں۔ دوست بھی میرے ساتھ مل کر دعا کریں اپنے لئے بھی اور باقی دوستوں کے لئے بھی۔ ان کے لئے بھی جو یہاں آئے ہیں اور ان کے لئے بھی جو یہاں نہیں آئے یا نہیں آ سکے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم سب پر اپنا رحم فرمائے۔ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے ہمارا وارث اور نگران سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی نہیں ہے۔ دنیا میں کوئی قوم اتنی لاوارث نہیں ہے۔ جتنی کہ ہم ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ ہمیں جو پشت پناہ حاصل ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی حفاظت اور مدد وہ بھی کسی اور قوم کو حاصل نہیں۔ ہماری مثال اس بچے کی ہے۔ جسے جنگل میں چھوڑ دیا گیا ہو۔ اور اس کے ہر طرف بھیڑیئے۔ سانپ اور دیگر ہر قسم کے جانور ہوں۔ مگر اس بچے کی حفاظت کے لئے شیروں نے اس کے ارد گرد گھیرا ڈالا ہوا ہو۔ پس ہم محروم کر دئے گئے ہیں۔ اور نہایت ہی کمزور ہیں۔ مگر ہمیں زمین و آسمان کے خدا کی حفاظت حاصل ہے۔ بشرطیکہ ہم اپنے تئیں اس کے اہل ثابت کریں۔

دوست دعا کریں۔ اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی جو یہاں آئے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں یہاں کی برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ دے۔ اور ان کے لئے بھی جو نہیں آ سکے۔ ان میں سے جن کا اخلاص اور ان کی دردمندانہ دعائیں یہاں آنے والوں کی دعاؤں سے بھی زیادہ کارآمد ہوں وہ بھی ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں تا ان کی دعائیں ہمارے حق میں زیادہ قبول ہوں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے لمبی دعا فرمائی۔

درخواست دعا

میرے والد محترم مستری عبد الکریم صاحب دیر سے صاحب فراش ہیں۔ ڈاکٹروں کے نزدیک اپریشن ضروری ہے مگر انتہائی کمزوری مانع ہے اس لئے تمام احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی التجاء ہے۔ (خاکسار عبد الحی احمدی از فیض آباد)

مسلمانانِ عالم اس وقت نہایت خطرناک حالات سے گذر رہے ہیں یہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ وہ باہمی اختلافات کو فراموش کر کے متحد ہو جائیں

ہر احمدی کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ ملک کی حفاظت و استحکام کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہ کرے گا

ناخواندہ بھائیوں کو تعلیم دو۔ اپنے ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرو۔ اور اسے بطور چندہ پیش کرو۔ ملک میں بری باتوں کی اشاعت کو روکو اور عوام کو صحیح مشورہ دو

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

مرتبہ خورشید احمد

ربوہ ۲۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ایک بجے کے قریب جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ نماز کے وقت ربوہ کی سرزمین ایک عجیب ایمان افروز منظر پیش کر رہی تھی۔ جبکہ جلسہ گاہ کے وسیع و عریض میدان میں اور اس کے باہر دور دور تک پاکستان۔ بھارت۔ انڈونیشیا۔ ملایا۔ افریقہ۔ یورپ۔ امریکہ غرض دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے احمدی احباب ہزارہا کی تعداد میں صف بستہ کھڑے اپنے محبوب امام کی اقتدا میں خدائے واحد کے آستانہ پر سر جھکا رہے تھے۔ اور اسلام کی سربلندی اور فتح کے لئے سوز و گداز کے ساتھ دعاؤں میں معروف تھے۔ نماز کے بعد جلسے کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ جو مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد مکرم ثاقب صاحب زیروی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند قطعات ترنم کے ساتھ پڑھے۔ ایک بج کر تینتیس منٹ پر حضور نے تشہد اور تعوذ کے ساتھ اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔ حضور کی تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

علالت طبع کا ذکر

حضور نے اپنی علالت طبع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں کئی ماہ سے گلے کی تکلیف میں مبتلا ہوں جس کی وجہ سے آواز دن بدن بیٹھتی جا رہی ہے لیکن کل سے تکلیف میں خفیف سا فرق ہے اس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ چونکہ گلے کی خرابی نزلہ کی وجہ سے ہے اس لئے اگر نزلہ کا رخ گلے کی بجائے ناک کی طرف کر دیا جائے۔ تو شاید تکلیف میں کمی واقع ہو جائے چنانچہ میں نے ایسی چیزیں استعمال کیں جن سے نزلہ کا رخ گلے کی بجائے ناک کی طرف ہو گیا۔ اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے گلے کی تکلیف میں ہلکا سا فرق محسوس ہوتا ہے۔

احباب کی خواہش کا احساس

فرمایا۔ بہر حال یہ تقریب ہمارے لئے سال میں ایک دفعہ ہی آتی ہے۔ کئی دوست صرف اس تقریب پر آتے ہیں بلکہ کئی سالہا سال کے بعد اس تقریب میں شامل ہوتے ہیں۔ اگر اس موقعہ پر بھی ہماری باتیں سننے کا انہیں موقعہ نہ ملے تو انہیں افسوس ہوتا ہے اور انکے افسوس سے ہمیں بھی افسوس ہوتا ہے اس لئے میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ چند باتیں مختصر طور پر کہہ دی جائیں۔

میرا تجربہ یہی ہے کہ بسا اوقات میں مختصر تقریر کیلئے کھڑا ہوا مگر خدا کی نصرت کے ماتحت مجھے دوستوں سے باتیں کرنیکا موقعہ مل گیا۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو دیکھتے ہوئے میں نے تقریر کرنے کی جرأت کر لی ہے تا بڑی بڑی دور سے بڑی بڑی امنگیں لیکر آنیوالے دوست میری باتیں سنے بغیر نہ جائیں۔

بیرونی جماعتوں کے برقیے

اس کے بعد حضور نے بیرونی ممالک کے مبلغین اور عہدیداران کی طرف سے آئی ہوئی السلام علیکم اور درخواست دعا پر مشتمل تاروں کا خلاصہ بیان کر کے انکے لئے خصوصیت سے دعا کرنے کی تحریک فرمائی اور اسکے بعد فرمایا۔ کہ چونکہ اس سال بھی عورتوں میں میری الگ تقریر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں چند باتیں ابتدا میں عورتوں کی خواہش اور انکی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر کہنی چاہتا ہوں۔ (آلہ نشر الصوت کے ذریعہ حضور کی تقریر زنانہ جلسہ گاہ میں بھی سنی جا رہی تھی)

احمدی مستورات سے خطاب

فرمایا۔ جو باتیں میں مردوں کو مخاطب کر کے کہوں گا۔ گو ان میں سے بیشتر کا تعلق عورتوں سے بھی ہوگا۔ تاہم چند ایک باتیں مخصوص طور پر ان کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات اس سلسلے میں یہ ہے۔ کہ میں نے احمدی خواتین کو تحریک کی تھی کہ وہ جرمن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کرنے کے اخراجات اپنے ذمہ لیں تاکہ ان کے چندہ سے یہ ترجمہ شائع ہو۔ اس سے پہلے عورتوں کے چندہ سے لنڈن میں ہم نے مسجد تعمیر کی تھی۔ اب یہ دوسرا کام ان کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ سو میں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کرتا ہوں۔ کہ جرمن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو چکا ہے اس پر نظر ثانی بھی ہو چکی ہے۔ اور اب وہ پریس میں جا چکا ہے۔ امید ہے کہ شاید تین چار ماہ تک شائع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

چندہ تعمیر مسجد ہالینڈ

ایک اور تحریک میں نے عورتوں میں مسجد ہالینڈ کے لئے چندہ کی کی تھی۔ اس چندہ میں پہلے سال تو عورتیں مردوں سے بڑھ گئیں۔ بعد میں چونکہ مردوں والی تحریک کو ایک وسیع رنگ دے دیا گیا۔ اس وجہ سے عورتوں کے چندہ کی نسبت گر گئی۔ میں نے پہلے اس تحریک پر اس لئے زور نہ دیا۔ کہ عورتوں نے اس اثناء میں اپنا ہال بھی بنایا۔ جس کی مردوں کو اب تک توفیق نہیں ملی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اب وقت آگیا ہے کہ میں عورتوں کو ہالینڈ کی مسجد کے لئے چندہ کی پھر تحریک کروں۔ اس چندہ میں اس وقت تک ۵۲ ہزار کے قریب روپیہ آچکا ہے۔ اور اندازہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کا ہے۔ گویا ۶۳ ہزار روپیہ ابھی باقی ہے۔ میں عورتوں میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمت کر کے اسے بھی پورا کریں اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ پورا کریں گی۔ عورت جب ارادہ کر لیتی ہے۔ تو بسا اوقات اس کا عزم مردوں سے بڑھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کچھ ایسا ہی بنایا ہے۔ کہ وہ باوجود بعض لحاظ سے کمزور ہونے کے متواتر اور مسلسل قربانی کے میدان میں مردوں سے آگے ہوتی ہے۔ پس مجھے امید ہے۔ کہ وہ اپنے اس چندہ کو بھی پورا کریں گی۔ اس عرصہ میں اگر ضرورت ہوئی۔ تو ہم تعمیر مسجد کا کام قرض لے کر پورا کریں گے۔ لجنہ اماء اللہ کا ہال بھی اسی طرح تعمیر ہوا تھا۔ کہ اس کے چندہ میں جو کمی تھی۔ اسے ہم نے قرض لے کر پورا کیا۔ اور بعد میں عورتوں نے اپنا چندہ پورا ادا کر کے اس قرض کو اتار دیا۔ درحقیقت قرض کو اتارنے کی یہ مثال بھی عورتوں ہی نے قائم کی ہے۔ ورنہ مردوں میں اس کی مثال موجود نہیں۔ مثلاً جلسہ سالانہ کا چندہ وہ جلسے سے قبل جس قدر ادا کر دیں۔ بس وہی ادا ہوتا ہے۔ اس میں جو کمی رہ جائے۔ اور جسے قرض لے کر پورا کیا جاتا ہے۔ وہ قائم ہی رہتی ہے۔ اور انہوں نے کبھی اس قرض کو ادا نہیں کیا

کم از کم ایک یا دو عورتوں کو تعلیم دینے کا عہد کرو

دوسری بات جو میں عورتوں کو کہنا چاہتا ہوں۔ وہ تعلیم کے متعلق ہے۔ قادیان میں بھی اور اب یہاں ربوہ میں بھی احمدی عورتوں کی تعلیم مردوں سے ہمیشہ زیادہ رہی ہے بلکہ قادیان میں تو کئی دفعہ ہم نے اردو کی ابتدائی تعلیم کے لحاظ سے عورتوں کو سو فی صدی پڑھا دیا تھا۔ بلکہ مردوں کی تعلیم کبھی اسی ۸۰ فی صدی سے زیادہ نہیں ہوئی۔ گویا احمدی عورتیں احمدی مردوں سے تعلیم میں بیس فی صدی زیادہ رہی ہیں۔ جبکہ پاکستان میں مردوں کی تعلیم ۱۵ فی صدی اور عورتوں کی تعلیم ساڑھے سات فی صدی ہے۔ یہاں ربوہ میں بھی عورتیں اس میدان میں مردوں سے بہت آگے ہیں۔ لیکن ہماری باہر کی جماعتوں میں یہ حالت نہیں بلکہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میں بعض ایسے احمدی گھرانوں کو بھی جانتا ہوں۔ جو تین پشتوں سے احمدی ہیں۔ مگر ان کی بعض عورتوں کو سورہ فاتحہ تک نہیں آتی۔ پس محض ربوہ کی تعلیمی ترقی سے کچھ نہیں بنتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری ساری کی ساری عورتیں دین سے واقف ہوں اور یہ کام ایسا ہے۔ جو بغیر ایک خاص سکیم کے کبھی نہیں ہو سکتا۔

تعلیم سے کیا مراد ہے

حضور نے فرمایا۔ تعلیم سے میری مراد مروجہ درسی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ قرآن مجید اور معمولی اردو لکھنا پڑھنا اسے آتا ہو۔ چونکہ دین کا تمام ضروری علم اردو میں موجود ہے اس لئے اگر ہم اردو لکھنی پڑھنی سکھا دیں۔ تو مزید دینی تعلیم بڑی آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ عورتوں کو آگے تعلیم دینے کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ پڑھی لکھی عورتیں تمام کی تمام یہ عہد کر لیں کہ ہم نے اپنے وطن واپس جا کر کم از کم ایک یا دو ناخواندہ عورتوں کو ضرور تعلیم دینی ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ اس وقت زنانہ جلسہ گاہ میں کم و بیش آٹھ نو ہزار عورتیں ضرور ہوں گی۔ ان میں سے اگر پانچ چھ ہزار عورتیں بھی باہر کی سمجھ لی جائیں اور وہ سب کی سب یہ عہد کر کے یہاں سے اٹھیں۔ اور پھر اس عہد کو اگلے سال پورا کریں۔ تو نہ صرف ہماری جماعت میں بلکہ ملک بھر میں عورتوں کی تعلیمی ترقی کی رفتار میں بہت

بڑا اضافہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے مرد بھی عورتوں سے اس بارے میں تعاون کریں۔ اور ان کی مدد کریں۔ مثلاً وہ قاعدے اور کاپیاں وغیرہ خریدنے میں ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اور کئی طریق سے بھی وہ مدد کر سکتے ہیں۔

ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرو

تیسری تحریک میں عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی یہ کرنی چاہتا ہوں۔ کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے کاروبار، ملازمت اور روزگار کے کام کے علاوہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے زائد آمد پیدا کرنے کی کوشش کرے اور یہ زائد آمدنی اگر غریب ہو تو اس کا ایک حصہ اور امیر ہونے کی صورت میں ساری کی ساری سلسلہ کو بطور چندہ پیش کر دے۔ مثلاً ہمارے ہاں ان پڑھ لوگوں کو خط لکھانے میں دقّت پیش آیا کرتی ہے ہمارا ایک لکھا پڑھا آدمی یہ کر سکتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے خط لکھ دے۔ اور ان سے مثلاً پیسہ پیسہ وصول کرے۔ اور پھر اس زائد آمدنی کو چندہ میں دے دے۔ اپنے مقررہ کاروبار کے علاوہ ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرنے سے جہاں پر سلسلہ اور اسلام کا فائدہ ہوگا وہاں اس سے غریب اور امیر میں امتیاز کم ہوگا اور ان دونوں طبقوں میں جو بُعد نظر آتا ہے وہ دور ہوتا چلا جائے گا۔ مسلمانوں کے بڑے بڑے بزرگوں کے متعلق تاریخ میں کثرت سے ایسے تذکرے آتے ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے کمائی کیا کرتے تھے۔ دراصل وہ اسی حکمت کو مدنظر رکھ کر کیا کرتے تھے۔

عورتیں سوت کات کر یا پاندے اور ازار بند تیار کر کے میری اس تحریک پر عمل کر سکتی ہیں غرض میں چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس تحریک پر عمل کرے۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کر کے کچھ آمد پیدا کرنے اور پھر اسے چندہ میں دینے کی کوشش کرے

ربوہ کی زمین

ربوہ کی زمین کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس وقت ربوہ میں صرف ۳۲۵ کنال کے قریب زمین فروخت کے لئے باقی رہ گئی ہے۔ اس کی قیمت مختلف جگہوں کی حیثیت اور اہمیت کے لحاظ سے پندرہ سو۔ ہزار ساڑھے سات سو روپیہ فی کنال ہے۔ دوستوں کی سہولت کے لئے یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ جو لوگ ۳۱ ؍ مارچ ۱۹۵۷ء تک زمین کی قیمت ادا کر دیں گے انہیں دس فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ اب میں اس زائد رعایت کا بھی اعلان کرتا ہوں کہ دوست ۳۱ ؍ مارچ تک زمین کی قیمت میں سے جس قدر رقم بھی ادا کریں گے۔ اس پر دس فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

گویا اگر ایک شخص مقررہ میعاد تک صرف ۵۰۰ روپے ادا کرے تو اس سے ۵۰ روپے کم لئے جائیں گے۔ میرے نزدیک ربوہ میں زمین کی خرید علاوہ ثواب کے دنیوی طور پر بھی ایک بہت مفید سودا ہے۔ بعض لوگ مکان بنانے کے متعلق تعمیر کمیٹی کی سختی کی شکایت کرتے ہیں۔ انہیں دراصل ہماری مشکلات کا علم نہیں ہوتا۔ اگر دوست جلد جلد مکانات بنا کر ربوہ کو آباد نہ کریں۔ تو متعدد مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان مشکلات سے مجبور ہو کر کمیٹی کو بعض اوقات سختی بھی کرنی پڑتی ہے۔

جلسہ سالانہ پر ملاقاتوں کے سلسلہ میں ضروری ہدایت

فرمایا اب میں ایک دو باتیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ملاقاتوں کے انتظام کے متعلق کہنی چاہتا ہوں۔ آج سے ۲۰ - ۲۵ سال پہلے میں نے اس سلسلہ میں کچھ نصائح کی تھیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ان نصائح کا اثر دن بدن زائل ہو رہا ہے۔ پہلی نصیحت میں یہ کرتا ہوں کہ ملاقات کے وقت جماعتوں کے امراء یا لیڈر یہ انتظام کر کے آیا کریں کہ وہ اپنی جماعت کے سب دوستوں کو جانتے اور پہچانتے ہوں تاکہ میرے ساتھ ان کا تعارف کرا سکیں۔ اصل مقصد ملاقات کا تو یہی ہے کہ مجھے تمام دوستوں سے واقفیت حاصل ہو۔ اگر دوست آئیں اور مصافحہ کر کے چلتے چلے جائیں۔ اور میرے ساتھ ان کا تعارف نہ کرایا جائے۔ تو یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر میں خود ہر شخص سے پوچھنے لگوں تو اس میں وقت بہت زیادہ لگے گا۔ ہر جماعت کے ساتھ اس کے امیر یا پریذیڈنٹ یا کسی اور کو بطور لیڈر بھجوانے سے ہمارا منشاء یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنی جماعت کے تمام افراد کو جانتا ہو۔ اور ان سے تعارف کرا سکتا ہو۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ آجکل ملاقات کرنے والوں کو میرے اتنے قریب سے گزارا جاتا ہے کہ میرے لئے اس کو پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر ملنے والوں کو ذرا فاصلے پر اور پہلو سے ذرا ہٹ کر گزارا جائے۔ تو میرے لئے ان کو پہچاننا آسان ہو سکتا ہے۔ آئندہ منتظمین اور ملاقات کرنے والے، دوست دونوں ان امور کو ملحوظ رکھا کریں۔ تاکہ ملاقات کے ذریعہ میں اپنے دوستوں سے زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کر سکوں۔ جتنی واقفیت مجھے ہوگی۔ اتنا ہی زیادہ مجھے یہ موقعہ ملے گا کہ میں ان کی طبیعت اور حالات کو مدنظر رکھ کر ان سے سلسلہ کے کام لوں۔ اور ان کی مشکلات اور ضروریات کے مطابق ان کے لئے دعا کر سکوں۔

مسلمان ایک نہایت نازک دور میں سے گذر رہے ہیں

فرمایا اس وقت عالم اسلام نہایت نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ گذشتہ تین سو سال میں مسلمانوں کی حالت یہ رہی ہے کہ وہ تیزی کے ساتھ نیچے گر رہے تھے۔ لیکن انہیں اپنے اس تنزل کا احساس زیادہ نہیں تھا۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کو گرانے میں بھی لذت محسوس کرتے تھے درد اور تکلیف تو ہوتی تھی مگر اس کا احساس کم تھا۔ اس کے بعد یہ دور آیا۔ کہ مسلمانوں کو اپنے تنزل اور خستہ حالی کا احساس ہُوا اور ترقی کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اس جذبے کے تحت انہوں نے جد وجہد شروع کی۔ کچھ دشمن طاقتوں کے اختلاف اور کچھ اپنے اس جذبہ کی وجہ سے مختلف ممالک میں وہ آزاد تو ہو گئے لیکن آزاد ہو جانے کے باوجود اب تک ان کے باہمی اختلافات دور نہیں ہوئے اور یہ نہایت خطرناک امر ہے۔ اس لحاظ سے یہ دور پہلے دور سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ پہلے تو انہیں اپنی حالت کا علم نہ تھا۔ اس لئے وہ اصلاح سے غافل تھے۔ لیکن اب اپنی حالت کو محسوس کرنے کے باوجود وہ اپنی اصلاح پر قادر نہیں ہو رہے۔ پھر ان کی مشکلات کچھ اس نوعیت کی ہیں۔ کہ ان کو حل کرنے کی جو راہ بھی تجویز کی جائے۔ وہ خطرات سے خالی نہیں۔ مثلاً مصر میں سویز کا جھگڑا ہے۔ انگریز وہاں اس لئے رہنا چاہتا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں روس کے حملہ کا دفاع کیا جا سکے۔ اگر یہ دفاع کمزور ہو جائے تو روس اپنے ارادہ میں کامیاب ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں کمیونزم وہاں پر پھیلے گا۔ اور ایک مسلمان طبعی طور پر چونکہ کمیونزم کا مخالف ہے۔ اس لئے وہ کبھی اس کو پسند نہیں کرے گا۔ لیکن دوسری طرف اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہر مسلمان مصر کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے۔ اگر غیر ملکی فوجیں موجود رہیں تو ملکی آزادی کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ پس سویز کے مسئلہ میں ایک طرف روس کا کمیونزم نظر آ رہا ہے۔ دوسری طرف مصر کی آزادی خطرہ میں پڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔ گویا مصر کے لئے دونوں طرف ہی بلائیں ہیں۔

مسئلہ فلسطین

اسی طرح فلسطین کا جھگڑا ہے۔ یہ سویز سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ فلسطین، مدفن رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بہت قریب ہے۔ اور فلسطین کی بدبخت حکومت کسی بھی وقت اپنی بدبختی سے ارض پاک کے لئے خطرہ پیدا کر سکتی ہے۔ اور یہود چونکہ مالدار قوم ہے اس لئے بڑی طاقتیں غلاموں کی طرح اس کی تائید کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

قرآن مجید کہتا ہے کہ یہود مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان پھر بھی غافل ہیں۔ اسلامی ممالک میں ان کے مقابلہ کے لئے کوئی یکجہتی موجود نہیں۔ وہ کسی موقعہ پر بھی اکٹھے ہو کر نہیں لڑے۔ اگر ایک عرب حکومت کی سرحد پر یہود نے حملہ کیا۔ تو باقی اسلامی حکومتوں نے محض قرارداد پاس کرنے کو ہی کافی سمجھا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ وہ اس حملہ کو خود اپنے اوپر حملہ تصور کرتے اور متحد ہو کر ان کا مقابلہ کرتے۔ پس فلسطین کا معاملہ بھی نہایت تکلیف دہ معاملہ بن چکا ہے۔

اسی طرح لیبیا سے برطانیہ نے جو معاہدہ کیا ہے۔ یا عراق کی مالی حالت کا جس طرح برطانیہ پر انحصار ہے۔ اور ایران میں تیل کے سوال نے جو صورت اختیار کی ہے۔ یہ سب ایسے امور ہیں جو دوگونہ مصیبت نظر آتے ہیں۔ اور بظاہر ان کے حل کی کوئی محفوظ صورت نظر نہیں آتی۔ انڈونیشیا کا ملک اپنی جائے وقوع اور اہمیت کے لحاظ سے مسلمانوں کا ایک بڑا ابھارتی مورچہ ہے۔ وہاں پر مذہبی تعصب بھی بہت کم ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ ملک بھی خانہ جنگی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اپنی طاقت کو کمزور کر رہا ہے

پاکستان کی نازک اقتصادی حالت

قریباً یہی حالت پاکستان کی ہے۔ یہاں پر علاوہ دیگر امور کے اقتصادی مسئلہ بھی بہت نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔ ہمارے ملک کی اقتصادی حالت اتنی خراب ہے۔ کہ اس کی اصلاح کے لئے بہت بڑی اجتماعی قربانی کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم ملکی مصنوعات کو تکلیف اٹھا کر بھی رائج نہ کریں گے۔ اس وقت تک ہماری اقتصادی حالت سدھر نہیں سکتی۔ دوسرے ملکوں میں جب مصیبت آئے تو سب لوگ اجتماعی طور پر قربانی کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں عوام کو اس مصیبت کا احساس تک نہیں۔ وہ آج بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم وہی کھائیں گے جو پہلے کھایا کرتے تھے۔ اور وہی پہنیں گے جو پہلے پہنا کرتے تھے ادھر سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کا تختہ الٹنے کے لئے ایسے وعدے کر لیا کرتی ہیں جو پورے نہیں کئے جا سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عوام غلط امیدیں قائم کر لیتے ہیں اور کوئی مستحکم حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔

بری باتوں کی اشاعت کو روکو

سب سے بڑا سبب کمزوری کا وسیع پیمانے پر بری باتوں کی اشاعت اور ہر نقص اور کمزوری کا الزام حکومت کو دینے کی عادت ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اگر زید چوری کرے۔ تو کہو زید نے چوری کی لیکن ... سر عام ایسے ... پر اسلام پابندیاں لگاتا ہے۔ مگر ہماری یہ حالت ہے کہ اگر ایک شخص

معلوم ہوتا ہے۔ تو بعض اوقات بچہ کو کہا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات ان کے کانوں میں بار بار یہ پڑتا ہے کہ فلاں منسٹر بھی بے ایمان ہے فلاں افسر بھی بے ایمان ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ اگر یہ سب ایسا کرتے ہیں۔ تو میں کیوں نہ ایسا کروں۔ چنانچہ وہ بھی اسی عیب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح قومی اخلاق تباہ ہو رہے ہیں۔

اسلامی ممالک اور بالخصوص پاکستان کے لئے دعائیں کرو

یہ تمام امور بتاتے ہیں کہ مسلمان اس وقت ایک نہایت خطرناک دور میں سے گذر رہے ہیں ایسا خطرناک دور کہ اس کا احساس کر کے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان امور کو حل کرنا بظاہر ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ جن امور کو ہم حل نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے دعا کا خانہ موجود ہے۔ اس لئے ہر احمدی سے میں یہ امید کرتا ہوں کہ وہ اسلامی ممالک کے ان پیچیدہ مسائل کے لئے بالعموم اور پاکستان کی مشکلات کے لئے بالخصوص دعائیں کرے۔ تا اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان مشکلات کو دور فرما دے۔

صحیح مشورہ دیا کرو

دعا کے علاوہ ان امور کے متعلق ایک اور چیز بھی ہمارے اختیار میں ہے۔ اور وہ ہے لوگوں کو صحیح مشورہ دینا۔ تا قوم میں ان مسائل کو سمجھنے اور انہیں حل کرنے کی صحیح سپرٹ پیدا ہو۔ تم جہاں کہیں بھی جاؤ۔ اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کو صحیح مشورہ دیا کرو۔ اور انہیں بتایا کرو۔ کہ یہ دن آپس میں لڑنے کے نہیں۔ بلکہ باہمی اختلافات کو فراموش کر کے متحد ہونے اور ملک کے مفاد کے لئے قربانی کرنے کے ہیں۔ یاد رکھو۔ اللہ تعالےٰ نے تمہیں اسلام کی حفاظت اور خدمت کے لئے مامور کیا ہے۔ اس لئے تمہارے قلوب اسلام کی محبت اور درد سے معمور ہونے چاہئیں۔ خواہ تم کسی حالت میں سے گذرو۔ اس محبت کا ہمیشہ لحاظ رکھا کرو۔ اور مسلمانوں کی ہمدردی تمہارا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔ اس ہمدردی کا عملی ثبوت تم اس طرح دے سکتے ہو کہ ایک طرف تو تم دعاؤں سے کام لو۔ اور دوسری طرف لوگوں کو صحیح مشورہ دیا کرو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ان نفعت الذکریٰ کہ تم ہمیشہ نصیحت کرتے رہا کرو کیونکہ نصیحت کرنے سے ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے۔ خواہ تمہیں محسوس ہو یا نہ ہو۔

ملک کی حفاظت اور استحکام کیلئے تیار ہو جاؤ

دوسرا ذریعہ جو تم ان مشکلات کے ازالہ کے لئے اختیار کر سکتے ہو۔ یہ ہے۔ کہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تمہیں تیار رہنا چاہیئے۔ ہر احمدی کا یہ عزم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر خدانخواستہ ہمارے ملک پر کوئی مصیبت آئی تو اس کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ اپنے مال۔ اپنی جائداد۔ اپنی زمین۔ غرض اپنی کسی چیز کی پرواہ نہ کرے گا۔ اور ملک کی حفاظت و بقا کو مقدم رکھے گا۔ یاد رکھو۔ ارادے اور عزم کو معمولی چیز نہ سمجھو۔ یہ بہت بڑی چیز ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو وقت آنے پر تمہیں عمل کے لئے تیار کرے گی۔ منصوبہ کے ساتھ تیار رہنے اور عین وقت پر تیار ہونے میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔ پس ابھی سے تیار ہو جاؤ۔ اور یہ عزم کرو۔ کہ ہر مصیبت کے وقت تم اپنے ملک کی حفاظت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو گے۔

غرض اس وقت عالم اسلام کی حالت ایسی ہی ہے۔ جیسے ۳۲ دانتوں میں زبان۔ اور یہ حالت اس امر کی متقاضی ہے کہ مسلمان اپنے اختلافات کو ختم کر کے متحد ہو جائیں۔ اب وقت ایسا ہے۔ کہ مسلمان اگر مریں گے۔ تو اکٹھے مریں گے۔ اور اگر رہیں گے۔ تو اکٹھے رہیں گے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس نازک حالت کو محسوس کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری ادا کریں۔ یعنی ایک طرف تو دعاؤں سے کام لیں۔ اور جن لوگوں سے بھی انہیں واسطہ پڑے انہیں صحیح مشورہ دے کر قومی سپرٹ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور دوسری طرف حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ابھی سے تیار ہو جائیں +

عہدیداران مال کی توجہ کے لئے ایک ضروری اعلان

نظارت ہذا میں بعض جماعتوں کے عہدیداران مال کے متعلق شکایات موصول ہوئی ہے کہ وہ ماہوار مرکزی چندہ کی وصول شدہ سالم رقم مرکز میں ارسال نہیں کرتے بلکہ اس کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں۔ یہ طریق قواعد صدر انجمن احمدیہ کے خلاف ہے اور اس سے بلاوجہ جماعتوں کے چندہ جات کے داخل خزانہ ہونے میں تاخیر پیدا ہوتی ہے۔ جن جماعتوں کے امراء۔ صدر صاحبان اور مقامی آڈیٹر صاحبان ماہوار حسابات چندہ جات کی پڑتال باقاعدگی سے نہیں کرتے۔ وہاں اس قسم کی بے قاعدگیاں کافی عرصہ تک وقوع میں آتی رہتی ہیں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ جہاں عہدیداران مال کو کل جمع شدہ رقوم ماہوار باقاعدگی سے مرکز میں بھجوانے کی ہدایت کی جاتی ہے وہاں کے امراء، صدر صاحبان اور آڈیٹر صاحبان کو توجہ بھی اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ چندہ جات کے حسابات کی ماہوار پڑتال کرتے رہیں تا اس قسم کی غلطیوں کا ازالہ ہوتا رہے سیکرٹریان مال کی ماہوار رپورٹ پر دستخط کرنے سے قبل جملہ صدر صاحبان کو اس امر کی تسلی کر لینی چاہیئے کہ واقعی کل جمع شدہ رقم چندہ جات مرکز میں ارسال کی جا چکی ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

مطبوعات

اسلامی اصول کی فلاسفی کا امریکن ایڈیشن

حال ہی میں امریکہ میں فضل مسجد واشنگٹن (امریکہ) کے زیر اہتمام اسلامی اصول کی فلاسفی کا نیا انگریزی ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔ یہ ایڈیشن اپنی زبان اور ظاہری زیب و زینت کے لحاظ سے بہت ہی عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ قرآنی آیات خوبصورت بلاکوں میں دی گئی ہیں۔ اور ہر موضوع کو نمایاں سرخیوں کے ماتحت علیحدہ علیحدہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ابتداء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو اور آپ کے سوانح حیات کے متعلق مختصر اور جامع نوٹ دیا گیا ہے۔ غرض اس بے نظیر شہرہ آفاق اور معجزانہ کتاب کا یہ ایڈیشن ہر طرح کی خوبیوں سے آراستہ ہے۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں اور بڑے بڑے سرکاری افسران کی توجہ کو کھینچنے کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ کل صفحات ۱۹۹ ہیں۔ اور ملنے کا پتہ

Ahmadiyya Movement in Islam
2141 Leroy Place N.W.
Washington 8 D.C.) U.S.A.

احباب اس دیدہ زیب اور نہایت ہی مفید کتاب کو ضرور خریدیں۔ اور اس کی وسیع اشاعت کریں۔

الھدی والتبصرۃ لمن یری

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور عربی کتاب جو پہلے ہندوستان میں شائع ہوئی تھی۔ اب جناب مولوی محمد شریف صاحب انچارج مبلغ بلاد عربیہ نے مطبعہ احمدیہ جبل الکرمل حیفا سے شائع کی ہے۔ اس کتاب کے ابتداء میں حضرت اقدس کا فوٹو اور کلمۃ الناشر کے عنوان سے حضور اقدس کے ذاتی حالات آپ کے علمی کارناموں اور معجزات اور نشانات پر ایک مبسوط نوٹ ۱۴ صفحات کا دیا ہے۔ جس نے اس کتاب کے افادے کو بہت ہی بڑھا دیا ہے۔ خدا تعالےٰ مولوی صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے غیر معمولی حالات اور بے سر و سامانی کی حالت میں ایسا گراں قدر کام کیا ہے۔

احباب جماعت اس مفید کتاب کو خود بھی پڑھیں اور عربی دان طبقہ کو بغرض تبلیغ ہدیۃً دیں۔ قیمت ۳۰ قرش ہے۔

مکتوبات احمدؑ

مندرجہ عنوان کتاب بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ ہے جو دراصل ایک خط ہے جو حضور اقدس نے علماء ہند اور علماء بلاد اسلامیہ کے نام عربی میں تحریر فرما کر طبع کروایا۔ اب اس کو مطبع احمدیہ جبل الکرمل حیفا میں جناب مولوی محمد شریف صاحب نے طبع کرایا ہے عربی دان طبقہ میں تبلیغ کے لئے بہت مفید ہے۔

الاسلام والادیان الاخریٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مشہور تصنیف "اسلام اور دیگر مذاہب" کے انگریزی ترجمہ سے عربی میں محترم استاد محمد البسیونی صاحب نے ترجمہ فرمایا ہے۔ محترم استاد محمد البسیونی صاحب اعلیٰ پایہ کے ادیب ہیں اور ترجمہ بھی عربی زبان کے نئے رجحانات کے اعتبار سے خوب کیا ہے۔ لیکن چونکہ وہ اردو نہیں جانتے اس لئے انگریزی ترجمہ سے عربی میں ترجمہ کرنے کی وجہ سے اس ترجمہ در ترجمہ کی صورت میں اصل کتاب کی طرز تحریر سے کسی قدر فرق پڑ گیا ہے

بہرحال یہ کوشش بہت ہی بابرکت اور مفید ہے۔ اور جناب مولوی محمد شریف صاحب اور استاد محمد البسیونی صاحب مستحق مبارکباد ہیں۔ کہ انہوں نے اس زرین کتاب کے مضامین کو عربی دان طبقہ تک پہنچانے کے لئے سعی بلیغ فرمائی ہے۔

امن - کا - شہزادہ

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء (قادیان)

(۱)

اس زمانہ میں تمام اہلِ مذاہب ایک موعود کا انتظار کر رہے ہیں۔ کوئی آسمان کی طرف آنکھ لگا کر بیٹھا ہے اور کوئی زمین کی طرف دیکھ رہا ہے۔ تاکہ وہ آنے والا آئے اور ان کو گناہوں سے نجات دے۔ اور دنیا میں امن و امان کا دور دورہ ہو۔ مگر ہر مذہب کے لوگ اس امر کے قائل ہیں کہ اُس موعود کا ظہور اُن کے ہم مذہب لوگوں میں سے ہوگا۔ حالانکہ آنے والے مختلف اشخاص نہیں بلکہ وہ ایک ہی شخص ہے جو جملہ مذاہب کی پیشگوئیوں کا مصداق اور موعودِ کل ادیان ہے۔ چنانچہ وہ ان پیشگوئیوں کے مطابق آیا۔ اور دنیا کو اپنی آمد کی یوں اطلاع دی کہ ؎

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

یہ پیاری اور سنہری آواز موعودِ اقوامِ عالم شہزادۂ امن حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے بلند ہوئی۔ آپ اپنی بعثت کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

(۱) "میں ان گناہوں کو دور کرنے کے لئے آیا ہوں جن سے زمین پُر ہوگئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔ یہ خیال اور قیاس سے نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ اُس نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے۔ کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔"

(لیکچر سیالکوٹ)

(ب) "وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں اُن کو ظاہر کروں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے۔ اُس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ نہ محض قال سے اُن کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے۔ جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اُس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اُس خدا کی طاقت سے ہوگا۔ جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ)

شہزادۂ امن حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ اس سلسلہ کا موزوں نام اور اُس کی وجہ تسمیہ بانی سلسلہ علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے:۔

"وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزوں ہے جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں مسلمان فرقہ احمدیہ ہے۔ یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم*۔ اُن دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا۔ اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح تقسیم کی۔ کہ اوّلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا۔ اور ہر طرح سے صبر و شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے۔ تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے۔ کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کوئی سروکار نہیں۔"

(اشتہار ۴ نومبر ۱۹۰۰ء)

شہزادۂ امن بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے سلسلہ میں داخلہ کی جو دس شرائط تجویز فرمائیں جن کی تکمیل و تعمیل ہر بیعت کنندہ کے لئے ضروری قرار دی گئی۔ اُن میں سے شرط نمبر ۹ یہ ہے:۔

"یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

الغرض بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت اس غرض کے لئے ہوئی۔ کہ دنیا کو گناہوں سے نجات دلائی جائے۔ خالق و مخلوق کے رشتہ کو استوار کیا جائے۔ اور دنیا میں امن و آشتی اور صلح و اتحاد کا دور دورہ ہو اور اسلام جو امن و صلح و سلامتی کا دوسرا نام ہے۔ اُس کی امن پسندانہ تعلیم دنیا کے اندر رائج و سربلند ہو جب ہم بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرۃ و سوانح کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں صاف نظر آتا ہے۔ کہ اس شہزادۂ امن کی ساری زندگی متذکرہ بالا مقصد کے حصول میں ہی گذر گئی۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کی مساعی جمیلہ میں برکت و کامیابی عطا فرمائی اور آپ نے عالمگیر امن و اتحاد کی بنیادوں کو مستحکم رنگ میں قائم کر دیا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ انہیں بنیادوں پر آئندہ دنیا عالمگیر اور مستحکم امن و امان کی عمارت تعمیر کر سکتی ہے۔

عقیدہ آمد خونی مہدی کی تردید

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عوام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح ناصری آسمان سے نازل ہوں گے اور امام مہدی زمین سے ظاہر ہوں گے۔ اور جس امام مہدی کی آمد کے وہ منتظر ہیں اُس کے ایک ہاتھ میں قرآن مجید ہوگا اور دوسرے میں تلوار ہے۔ لوگ قرآن مجید کو نہیں مانیں گے اُن کو تلوار سے قتل کر دیا جائے گا۔ جبر و تشدد سے اسلام کو پھیلایا جائے گا مگر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس خیال اور عقیدہ کی بدیں الفاظ تردید فرمائی ؎

اب سے ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا

(ب) "یاد رکھو کہ اب جو شخص مسیح موعود اور مہدی معہود کے نام پر اگر آوے اور لیاقت صرف اتنی ہو کہ لوگوں کو تلوار کا خوف دلا کر مسلمان کرنا چاہے تو بلاشبہ وہ جھوٹا ہوگا۔ نہ صادق۔ جس کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے سچائی اور آسمانی نشان کی تلوار دیا ہے اُن کو اس لوہے کی تلوار کی کیا ضرورت ہے۔"

(ضیاء القلوب صفحہ ۳)

مگر شہزادۂ امن بانی سلسلہ احمدیہ نے جب یہ دعوےٰ فرمایا۔ کہ وہ وہی موعود مہدی اور مسیح ہیں۔ جن کی آمد کی دنیا منتظر ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی اعلان فرمایا ؎

ابن مریم ہوں مگر اُترا نہیں میں چرخ سے
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار
ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار
مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

اور اسی ضمن میں آپ نے جہاد کے بارہ میں عوام کے غلط نظریہ اور عقیدہ کی تردید فرمائی۔ اور بتلایا کہ مذہبِ اسلام مذہب و ضمیر کی آزادی دیتا ہے۔ مذہب کے بارہ میں کسی شخص پر جبر و تشدد نہیں کیا جا سکتا۔ خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے "لا اکراہ فی الدین" (بقرہ) کہ دین کے بارہ میں کوئی جبر و اکراہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ "افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین" (یونس) کہ آپ دین و ایمان کے بارہ میں لوگوں کو مجبور نہیں کر سکتے۔ ہاں ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ قرآن و حدیث کی تبلیغ کرے اور اسلام کے محاسن اور اس کی خوبیاں دوسروں کے سامنے بیان کرے۔ مگر جبر و تشدد سے کسی کو اسلام میں داخل نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ جبر و تشدد سے کسی کو منافق تو بنایا جا سکتا ہے مومن نہیں۔ اور آپ نے اس امر کی وضاحت فرمائی کہ قرآن مجید اور احادیث سے جہاد کی تین قسمیں ثابت ہوتی ہیں۔

اول۔ جہادِ اکبر۔ اپنے نفس کی اصلاح اور روحانیت میں ترقی اور رضاء الٰہی کے حصول کی کوشش جہادِ اکبر کہلاتی ہے۔

دوم۔ جہادِ کبیر۔ تبلیغ و اشاعت کے لئے جدوجہد جہادِ کبیر کہلاتی ہے۔

سوم۔ جہادِ اصغر۔ تلوار کا جہاد "جہادِ اصغر" کہلاتا ہے۔ مگر اس کے لئے بھی خاص شرائط ہیں۔

جب تک وہ پوری نہ ہوں یہ جہاد جائز نہیں چنانچہ موجودہ زمانہ میں یہ جہاد بوجہ اپنی شرائط نہ ہونے کے جائز نہیں۔ چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ اس بارہ میں فرماتے ہیں۔

"ہاں ہم اس قدر ضرور کہیں گے۔ کہ یہ دن دین کی حمایت کے لئے لڑائی کے دن نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے مخالفوں نے بھی کوئی حملہ اپنے دین کی اشاعت میں تلوار اور بندوق سے نہیں کیا۔ بلکہ تقریباً و قلم

اور کا قبضہ کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے نئے نئے ہی تحریر، تقریر تک محدود ہوں جب کہ اسلام نے اپنے ابتدائی زمانہ میں کسی قوم پر تلوار سے حملہ نہیں کیا۔ جب تک پہلے اس قوم نے تلوار نہ اٹھائی۔ سو اس وقت دین کی حمایت میں تلوار اٹھانا نہ صرف بے انصافی ہے۔ بلکہ اس بات کو ظاہر کرنا ہے کہ تقریر و تحریر کے ساتھ اور دلائل شافیہ کے ساتھ اس کو ملزم کرنے میں کمزور ہیں"۔

(ایام الصلح صلہ)

چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹینکا میں آپ کا ان پسندانہ تعلیم پر ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے [illegible] تعلیمات کا امن پسندانہ روش اور حاضر الوقت ضروریات سے مناسبت اور اپنے معجزات کے ذریعہ یسوع مسیح سے اپنی شخصیت اور کیرکٹر کی مماثلت کو ثابت کر دیا۔ مسئلہ جہاد کی جیسے عام طور پر "کفار سے جنگ" کے معانی میں استعمال کیا جاتا تھا۔ اپنے اس پسندانہ دعویٰ کی مطابقت میں آپ نے یہ تشریح کی۔ کہ سب سے بڑھ کر اس سے مراد زہد و اتقار کی جد و جہد ہے"۔

احمدیت اور تعلق باللہ

احمدیت ایک صلح کا پیغام ہے۔ جس کے ذریعہ اولاً خدا اور اُس کے بندوں میں محبت و صلح کا رشتہ استوار ہوتا ہے۔ جب خدا کی زندہ ہستی پر یقین کامل پیدا ہو جائے۔ تو پھر انسان گناہوں سے نجات پاتا ہے۔ شہزادۂ امن بانی سلسلہ احمدیہ اس تعلق باللہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

(ل) "سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا یقین دیا جائے۔ کہ اُس کا خدا درحقیقت موجود ہے۔ یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے"۔

(ب) "اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے معانقہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔ اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو۔ جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جائے۔ اس کا جواب کوئی مجھ سے سُنے یا نہ سُنے۔ مگر میں یہی کہوں گا۔ کہ اس یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے

پھر فرمایا ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

(ج) "ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ تو وہ قدرت کے بھرے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔۔۔ ۔۔۔ یہاں تک کہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ ری ہے جس کو کہنا چاہیئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور قبولی کر کے اطلاع دیتا ہے"۔

(تسنیم دعوت)

(د) "سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں۔ کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔۔۔۔ اس سچائی کے دکھلانے کے لئے بلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے۔ جو زندہ خدا کا طالب ہے۔ ہم مُردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے"۔

(اشتہار ۲۴ر جنوری ۱۸۹۶ء)

شہزادۂ امن علیہ السلام نے اپنے تعلق باللہ کا دعویٰ فرمایا۔ اور اس کے ثبوت میں اپنے الہامات۔ نشانات اور معجزات کو پیش کیا۔ اور پھر یہ ایک کافی تعداد ایسے انسانوں کی ہے۔ جنہوں نے آپ کی آواز پر لبیک کہا اور آپ کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اس زندہ خدا سے تعلق پیدا کیا اور اس کے کلام سے بہرہ ور ہوئے۔

مذاہب عالم میں اتحاد

شہزادۂ امن بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جملہ اہل مذاہب کے درمیان اتحاد و اتفاق اور رواداری پیدا کرنے کے لئے قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں یہ امر بار بار بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ رب العالمین ہے۔ جس طرح وہ اس عالم کی شروع سے ہی جسمانی ربوبیت فرماتا آیا ہے اسی طرح روحانی ربوبیت کے لئے ہر زمانہ ہر قوم اور ہر علاقہ میں اس نے اپنے نبی اور رسول اور مصلح بھجوائے ہیں۔ جب تمام مصلحین کا تعلق اُسی سرچشمۂ ہدایت سے ہے۔ تو ہم کو ان سب کی عزت و تکریم کرنی چاہیئے۔ جب ہم ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کی صحیح معنوں میں اور خلوص قلب سے عزت و تکریم کریں گے تو اس کے نتیجہ میں باہمی الفت، محبت اور اتحاد و اتفاق پیدا ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

(ل) "اور چاہیے اُس نے قرآن شریف میں صاف صاف فرمایا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں سے بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ملک کے باشندوں کے لئے اُن کے مناسب حال اُن کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے۔ ایسا ہی اُس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیض یاب کیا۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ان من امة الا خلا فیها نذیر"۔ (پیغام صلح)

(ب) "یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے۔ کہ ہم ان نبیوں کو سچا سمجھ لیں۔ جو دنیا میں آئے خواہ وہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا کسی اور ملک میں۔ خدا نے کروڑہا دلوں میں اُن کی عزت و عظمت بٹھا دی۔ اور اُن کے مذہب کی جڑھ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے۔ جو قرآن نے ہمیں سکھلایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں۔ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے

(تحفہ قیصریہ) (باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ اور خلافت جوبلی علم انعامی

۱۹۳۸ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیم فرمائی۔ تا جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی آواز کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے اور دعوۃ الی الحق کے اہم فریضہ کو ادا کرنے کے لئے منظم طور پر کوشش در ساعی ہو۔

مجلس خدام الاحمدیہ (جو پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کے احمدی نوجوانوں کی جماعت ہے) کو مخاطب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔

کیونکہ نوجوان ہی قوم کا وہ فعّال حصہ ہوتے ہیں جن پر قوم کی ترقی اور بقا کا انحصار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ الہام فرمایا:

"ہم ایک نیا نظام نئی زمین اور نیا آسمان چاہتے ہیں" یہ وہ عظیم الشان کام ہے جس کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تا تمام ان سعید روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں بکھری ہوئی ہیں۔ ایک ہاتھ پر جمع کیا جائے جو اس نئے روحانی نظام کیلئے بنیادی اینٹ ہوں۔ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کیلئے مشیت ایزدی کے تحت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت احمدیہ کے نظام کو تین حصوں میں منقسم کر کے ترقی کی شاہراہ پر ڈال دیا۔ گو ان تینوں حصوں کے فرائض اور کام الگ الگ مقرر ہیں۔ مگر حقیقت میں ہر حصہ کی بیداری اور مضبوطی دوسرے حصہ کے لئے استحکام کا باعث ہے۔ تاہم سب سے زیادہ ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ پر عائد ہوتی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ حضور کی ہدایات کے مطابق اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جس طرح ہر ترقی کرنے والی جماعت کی ترقی کی رفتار کا اندازہ کرنے کیلئے بعض علامات مقرر ہوتی ہیں۔ اسی طرح ۱۹۳۹ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فاستبقوا الخیرات کے زریں اصول کے تحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء اور منظوری سے قوم کے نوجوانوں میں منظم طور پر کام کرنے اور مسابقت کی روح کو ابھارنے کیلئے سال بھر میں سب سے بہتر کام کرنے والی مجلس کو "خلافت جوبلی علم انعامی" دیا جانا تجویز فرمایا چنانچہ سب سے پہلے یہ فخر مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ (صوبہ اڑیسہ) کو حاصل ہوا۔ اور اس مجلس نے ۱۹۳۹ء میں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے بہتر کام کر کے جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء پر خلافت سلور جوبلی کے موقعہ پر "خلافت جوبلی علم انعامی" کا مقدس انعام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے حاصل کیا۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے نتیجہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے کام میں بھی ایک گونہ تعطل واقع ہو گیا۔ مگر ۱۹۵۰ء میں مجالس خدام الاحمدیہ ہندوستان کی نئے سرے سے تنظیم کی گئی اور باقاعدہ طور پر پھر سے تربیتی اور اصلاحی پروگرام جاری کیا گیا۔ ۱۹۵۰ء سے لیکر مسلسل چار سال سے مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد "خلافت جوبلی علم انعامی" کا مقدس انعام حاصل کرتی آرہی ہے۔

"خلافت جوبلی علم انعامی" کے انعامی مقابلہ کیلئے مجالس کی نومبر تا اکتوبر کی ماہانہ رپورٹوں کا موازنہ کیا جاتا ہے اور اس تقابل میں علاوہ دیگر امور کے مندرجہ ذیل شعبوں کی رپورٹوں کو خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے۔

(۱) مجالس کے خدام کا تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ (۲) مجلس خدام الاحمدیہ کے چندوں میں باقاعدگی (۳) ماہانہ رپورٹوں میں تواتر اور باقاعدگی (۴) مجالس کی تعلیمی مساعی یعنی مجلس کا تعلیم القرآن کے لئے پروگرام، کتب سلسلہ کا مطالعہ اور تعلیم ناخواندگان کے بارہ میں کوشش اور نتیجہ (۵) مجلس کی تبلیغی کوششیں اور اس کے نتائج (۶) شعار اسلامی کا قیام اور نماز باجماعت کی پابندی (۷) مجلس کا دیگر مجموعی جماعتی کاموں میں تعاون (۸) خدمت خلق۔ جس میں غرباء کی خبر گیری۔ بیماروں کی مدد۔ جانوروں پر رحم وغیرہ (۹) مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام اور اسکے متعلق تعلیمی اور تربیتی مساعی (۱۰) گذشتہ سال کی نسبت مجلس کی ترقی۔ اور بیداری و متفرق امور۔

درحقیقت یہ دس امور وہ اصولی باتیں ہیں جو کسی مجلس کی سالانہ کارگذاری کیلئے ایک عمدہ لائحہ عمل ہیں۔ اگر ہر مجلس اپنے یہاں ان امور کو ملحوظ رکھے اور اپنی تمام تر کوشش کو ان پر لگا دے تو خدام کا قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جائیگا۔ اور اجتماعی طور پر ان کی مجلس کو اس انعام کے جیت لینے میں بھی کافی حد تک مدد دے گی جس پر اس مجلس کو بجا طور پر فخر حاصل ہو گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہر مجلس اس بات کا مصمم ارادہ کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک طرف مقامی مجلس کی اعلیٰ تنظیم ہو اور دوسری طرف وہ اپنی مجلس کو انعام حاصل کرنیوالی مجالس کی صف میں لا سکیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ ہر مجلس مصمم ارادہ سے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور "خلافت جوبلی علم انعامی" کے مقدس انعام کے حصول کے [illegible]

تحریک جدید دفتر اول در ثانی سال اول کے سو فیصدی وعدہ ادا کرنے والے سابقون الاولون کی پہلی فہرست!

۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ سو فی صدی ادا کرنے والے احباب کی حود مہری فہرست حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپریل کے پہلے ہفتہ میں پیش کی جائے گی۔ احباب زیادہ سے زیادہ سو فی صدی ادائیگی کر کے سابقون الاولون میں شامل ہوں۔

نمبر	نام	رقم
۱	مکرم شیخ غلام جیلانی صاحب درویش قادیان	۲۵۲/-/-
۲	مکرم ابرار احمد صاحب مؤذن	۵/-/-
۳	" مرزا برکت علی صاحب قادیان	۷۶/۸/-
۴	محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا برکت علی صاحب	۲۷/۸/-
۵	مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش قادیان	۶/۱/-
۶	مکرم مولوی عبد الواحد صاحب درویش قادیان	۱۰/۱۲/-
۷	" فضل الٰہی خان صاحب " "	۶/۱/-
۸	" محمد ابراہیم صاحب ٹیلر " "	۲۶/-/-
۹	" بھائی شیر محمد صاحب " "	۱۱/-/-
۱۰	" سراج الدین صاحب مؤذن " "	۷/۴/-
۱۱	محترمہ اہلیہ صاحبہ " " "	۵/۲/-
۱۲	مکرم بابا مولا بخش صاحب " "	۳۵/-/-
۱۳	" قریشی فضل حق صاحب " "	۵/۱/-
۱۴	" بابا محمد الدین صاحب " "	۸/-/-
۱۵	" چوہدری محمد طفیل صاحب " "	۵۸/-/-
۱۶	" حافظ صدر الدین صاحب " "	۱۰/-/-
۱۷	محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد اسحٰق صاحب درویش قادیان	۹/۱۱/-
۱۸	مکرم ڈاکٹر عطر الدین صاحب درویش قادیان	۵/۷/-
۱۹	" عبد القادر صاحب اعوان " "	۱۶/-/-
۲۰	مکرم حاجی فضل محمد صاحب کپورتھلوی درویش قادیان	۶/۱/-
۲۱	مکرم مستری محمد الدین صاحب درویش قادیان	۲۲/-/-
۲۲	" چوہدری سلطان احمد صاحب "	۶/۹/-
۲۳	" افتخار احمد صاحب اشرف بمعہ والدہ صاحبہ	۱۵/-/-
۲۴	" شریف احمد صاحب امینی قادیان	۲۰/-/-
۲۵	" شیخ محمد حسین صاحب پنشنر والد مکرم عاجز صاحب	۴۰/-/-
۲۶	مکرم امام علی صاحب اودھے پور کٹھیا شاہجہانپور	۱۶/-/-
۲۷	" سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگڑہ	۲۳/-/-
۲۸	محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	۱۳/-/-
۲۹	مکرم بابو محمد یوسف صاحب سرینگر	۵/-/-
۳۰	" خواجہ عبد الکریم صاحب وانی آسنور	۱۰/۴/-
۳۱	" بھائیا بہادر خاں صاحب قادیان	۵/-/-
۳۲	" مولوی عبد القادر صاحب دہلوی "	۵/-/-

میزان ۹۶۷-۱۱-۰ روپے

نمبر	نام	رقم
۳۳	مکرم بابا غلام محمد صاحب قادیان	۱۰/-/-
۳۴	محترمہ اہلیہ صاحبہ فضل الرحمٰن صاحب قادیان	۵/۱۱/-
۳۵	محترمہ اہلیہ صاحبہ عبد الرشید صاحب نیاز قادیان	۵/-/-
۳۶	محترمہ والدہ صاحبہ شیخ عبد الحمید صاحب تاجر قادیان	۱۰/-/-
۳۷	محترمہ امۃ السلیم بیگم صاحبہ یادگیر حیدرآباد دکن	۹/-/-
۳۸	محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ یادگیر حیدرآباد دکن	۶/-/-
۳۹	مکرم یوسف علی صاحب شاہجہانپور	۱۱/-/-
۴۰	" عطاء الرحمٰن صاحب مونگی بنی ہائینز	۱۳/۸/-
۴۱	" بابو تاج الدین صاحب	۷/۱۰/-
۴۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی عبد القادر صاحب ½ قادیان	۵/۶/-
۴۳	مکرم ملک محمد بشیر صاحب ½ قادیان	۷/-/-
۴۴	" محمد الدین صاحب لنگر خانہ "	۲/۱۰/-

میزان ۳۱۸-۱-۶ روپے

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

دو افریقی دوستوں کی آمد

مورخہ ۱۰/۱/۵۴ کو صبح کی ٹرین سے مسٹر عمر عبیدی اور مسٹر افتخار ایاز ایسٹ افریقہ سے قادیان کی زیارت کے لئے آئے اور مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد مورخہ ۱۱/۱/۵۴ کو شب کی ٹرین سے واپس چلے گئے۔ ہر دو احمدی دوست پاکستان میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سردار ہربنس سنگھ صاحب آف ڈسکہ کی طرف سے دعوت چائے

جلسہ سالانہ کے کوائف کے سلسلہ میں گذشتہ پرچہ میں سردار ہربنس سنگھ آف ڈسکہ حال مقیم درہوہ ضلع ہوشیارپور کی محبت و خلوص کا ذکر کیا گیا تھا۔ اور یہ کہ انہوں نے چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور بعض دوسرے دوستوں کے اخراجات کا بوجھ ذاتی طور پر اٹھایا۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے جلسہ کے دوران میں جناب صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور بہت سے دوسرے دوستوں کو دعوت چائے دی۔

خدا تعالیٰ ان کو اس محبت اور خلوص کا اجر عطا فرمائے۔

قاہرہ ۱۰ جنوری۔ مصری رہنماؤں کی طرف سے عرب ممالک کا وفاق بنانے کی پرزور حمایت کی گئی ہے۔ مصری کرنل عبد الناصر نے عرب لیگ کونسل کے اجلاس کے بعد کہا وہ عرب ممالک کے وفاق کی تجویز کے حامی ہیں۔ مصری وزیر خارجہ محمود فوزی نے کہا کہ اس سکیم کا مقصد عرب لیگ کو مضبوط بنانا ہے۔ یہ تجویز عراق کے وزیر اعظم نے پیش کی تھی۔

لکھنؤ ۱۰ جنوری۔ آج ایک بیان میں مرکزی وزیر خوراک مسٹر رفیع احمد قدوائی نے کہا کہ جیسے ہی حکومت کے پاس ۱۵ لاکھ ٹن چاول کا ذخیرہ ہو جائے گا چاول پر سے کنٹرول اٹھا لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت حکومت کے پاس چاول کا کوئی ذخیرہ موجود نہیں ہے۔

مسٹر قدوائی نے بتایا کہ ملک میں اناج کی صورت حال تسلی بخش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں پیدا ہونے والے چاول کی قیمتیں غیر ملکی چاول سے کم ہیں حکومت نے گزشتہ سات ماہ سے غیر ممالک سے غلہ نہیں منگایا۔ حکومت باہر سے اس وقت تک چاول نہیں منگائے گی۔ جب تک اس کی قیمتیں ملکی چاول کی قیمتوں سے کم نہیں ہو جاتیں۔

انہوں نے اعلان کیا کہ ریلوے ویگنوں کی صورت حال بہتر ہو جانے کے بعد ہی حکومت گیہوں پر سے کنٹرول اٹھانے کی تجویز پر غور کرے گی۔ اس وقت حکومت کے پاس چھ لاکھ ٹن گیہوں کا ذخیرہ موجود ہے۔

وزیر خوراک نے بتایا کہ غلہ کی قیمتیں گر رہی ہیں۔ گیہوں کی قیمتوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔ لیکن جونہی ربیع کی فصل بازار میں آ جائے گی۔

انہوں نے مزید بتایا کہ اس سال ملک میں تیرہ لاکھ ٹن جنتی ... ہو گی۔ ضرورت پڑنے پر حکومت چھ لاکھ ٹن چینی باہر سے منگائے گی۔

تحریک جدید دفتر دوم سال دہم کے سو فی صدی وعدہ ادا کرنے والے سابقون الاولون کی پہلی فہرست

نمبر	نام	رقم
۱	مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب قادیان	۷/۱۲/-
۲	" بابا کرم الٰہی صاحب "	۵/۹/-
۳	" بابا عطا محمد صاحب "	۶/-/-
۴	" سکندر خاں صاحب "	۹/۴/-
۵	" بابا خدا بخش صاحب موچی "	۱/۵/-
۶	محترمہ اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب قادیان ۲/۳	۶/-/-
۷	مکرم خواجہ دین محمد صاحب قادیان	۵/۷/-
۸	" حافظ عبد العزیز صاحب "	۵/۱۴/۶
۹	" بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں "	۵/۶/-
۱۰	" بابا اللہ دتہ صاحب "	۵/۳/-
۱۱	" مستری عبد الغفور صاحب "	۵/۸/-
۱۲	" ملک خیر الدین صاحب "	۵/۹/-
۱۳	" میاں محمد اسمٰعیل صاحب	۱۵/۹/-
۱۴	" محمد صدیق صاحب ننگلی "	۶/۱/-
۱۵	" بابا بھاگ امرتسری "	۵/۲/-
۱۶	محترمہ والدہ صاحبہ " "	۵/-/-
۱۷	مکرم منشی محمد سلطان صاحب "	۹/-/-
۱۸	" شیخ مسعود احمد صاحب "	۵/۹/-
۱۹	محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ مسعود احمد صاحب قادیان ½	۵/-/-
۲۰	مکرم بابا شیخ احمد صاحب قادیان	۵/۹/-
۲۱	محترمہ اہلیہ نذیر احمد صاحب پشاوری قادیان	۵/۱/-
۲۲	محترمہ تمیزن خاتون صاحبہ اہلیہ جمیل احمد صاحب قادیان	۸/۶/-
۲۳	مکرم احمد حسین صاحب قادیان	۱۱/۱۲/-
۲۴	محترمہ والدہ صاحبہ خورشید احمد صاحب قادیان	۵/۹/-
۲۵	مکرم ملک حمید الدین صاحب ½ قادیان	۴/-/-
۲۶	" " بشیر الدین صاحب " "	۲/-/-
۲۷	مکرم مرزا محمود احمد صاحب قادیان	۱۳/-/-
۲۸	محترمہ اہلیہ صاحبہ " ½ "	۸/۴/-
۲۹	مکرم بابا فضل احمد صاحب "	۸/۴/-
۳۰	" بابا جان محمد صاحب "	۸/-/-
۳۱	محترمہ اہلیہ صاحبہ مستری محمد الدین صاحب قادیان	۵/۱۰/-
۳۲	مکرم حمید الدین صاحب فرزند مستری محمد الدین صاحب ½ قادیان	۵/۱/-

گورداسپور۔ ۸ دسمبر۔ آج جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی طرف سے پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں بدر کا خاص نامہ نگار شامل ہوا۔ آپ نے بتایا کہ عنقریب بٹالہ کو سب ڈویژن بنایا جا رہا ہے۔ ایک سب ڈویژنل مجسٹریٹ بھی وہاں تعینات ہوگا۔ ایس۔ ڈی او ترقیات سے متعلق کاموں کا انچارج ہوگا نیز یہ بھی بتایا کہ حکومت پنجاب نے ایک لاکھ روپیہ پیشگی دے دیا ہے۔ تاکہ گورداسپور میں قیام کالج کی کارروائی تکمیل ہو سکے۔ مزارعوں کے نو ہزار سے زائد بیدخلی کے مقدمات کے متعلق آپ نے بتایا کہ ان میں سے تین ہزار سے زائد ماہ دسمبر میں فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ سال رواں کے منصوبوں کے ذکر پر آپ نے بتایا کہ بٹالہ بیاس۔ بٹالہ کاہنوان اور علیوال فتح گڑھ چوڑیاں کے درمیان پکی سڑکیں بنا دی جائیں گی۔

اس وقت اناج کے بھاؤ بڑھ جانے کے سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ گورداسپور بٹالہ میں اناج کنٹرول پر مہیا کرنے کے لئے دکانیں کھولی جا چکی ہیں۔ ڈلہوزی میں بھی انتظام کیا جا رہا ہے بر موقعہ بارش ہو جانے سے آئندہ فصل بہتر ہونے کی توقع ہے۔

جناب ایل بس وشسٹ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ترقی پا کر ۵-۸-۱ ہو گئے ہیں اس موقعہ پر اخباری نمائندوں نے آپ کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کیا۔ آپ ایک بیدار مغز محنتی اور دانشمند اور قوم و ملک کی خدمت کرنے والے افسر ہیں۔

مختصر اور ضروری خبریں!

واشنگٹن۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۵۳ء میں دنیا کی آبادی میں ۲½ کروڑ کا اضافہ ہوا۔ دنیا کی آبادی ۷۰ ہزار روزانہ کے حساب سے بڑھ

ایک معجزہ ہوگا۔ جب آبادی اتنی بڑھ جائے گی تو خوراک کی پیداوار اور تقسیم کے لئے بھی خاص انتظامات

اخبار بدر کے مغربی پنجاب میں داخلہ پر سے پابندی اُٹھا لی گئی!

احباب کی اطلاع کے لئے یہ خوشخبری شائع کی جاتی ہے۔ کہ حکومت مغربی پنجاب نے گذشتہ فسادات کے نتیجہ میں جو پابندی اخبار بدر قادیان کے مغربی پنجاب میں داخلہ پر .... لگائی تھی وہ اب اٹھا لی گئی ہے۔

اب انشاء اللہ حسب سابق جملہ خریداران مغربی پنجاب کو بدر کا پرچہ باقاعدہ بھجوایا جائے گا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کی خریداری کو زیادہ سے زیادہ وسعت دیں۔ اور اس طرح سلسلہ کے دائمی مرکز قادیان کے نام اور حالات و کوائف کو اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں۔

اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان مالی پریشانیوں کے باوجود اخبار بدر کے اجرا کا بوجھ اُٹھائے ہوئے ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ منشا مبارک ہے کہ بدر ہفتہ وار سے سہ روزہ اور پھر روزانہ ہو جائے۔ لیکن یہ قدم اسی صورت میں اُٹھایا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی خریداری میں معتدبہ اضافہ ہو۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت اور احباب سے گذارش ہے کہ وہ اس قومی ادارے کی درمے دامے اور قلمے امداد فرمائیں۔

خداتعالےٰ اس کا بہترین اجر احباب کو عطا فرمائے۔

رہی ہے۔ ....

آئندہ سو سال میں یہ آبادی ۷ ارب ہو جائے گی روز افزوں آبادی کے لئے خوراک مہیا کرنا

کرنے ہوں گے۔ دنیا کی آبادی میں ۲½ کروڑ سالانہ کا اضافہ ایک عظیم مسئلہ ہے۔ خوراک کی کمی کو مصنوعی خوراک پیدا کر کے دور کیا جائیگا۔

ہندوستان میں بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانے کے لئے جو تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں ان کی آبادی کی رپورٹ میں خصوصیت کے ساتھ تعریف کی گئی ہے اوسطاً دنیا کے ہر مربع میل میں ۷۰ اشخاص بستے ہیں سب سے کم آبادی کینیڈا اور آئس لینڈ میں ہے جہاں ۴ نفوس فی مربع میل کا اوسط ہے۔

دہلی۔ ۱۱ر جنوری۔ دہلی اسٹیٹ گورنمنٹ نے میونسپلٹی کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے ہاؤس ٹیکس میں مزید اضافہ کر سکتی ہے حال ہی میں ہاؤس ٹیکس کی شرح ۶½ فی صدی تک بڑھا دی گئی تھی۔ اس لئے اب ہاؤس ٹیکس میں مزید اضافہ کی تجویز پیش ہے۔

میونسپل کمیٹی آج کل اپنے اخراجات پس انداز کی ہوئی رقوم سے پورے کر رہی ہے۔ اس پر اسٹیٹ گورنمنٹ کو اعتراض ہے کہ میونسپلٹی کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ ادھر دہلی میونسپلٹی کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ دہلی کے تمام باشندوں کو تعلیمی طبی اور دیگر سہولتیں مہیا کرنے کے لئے موجودہ رقوم بھی کم ہیں۔

کمیٹی کے اخراجات اس لئے بڑھے ہوئے ہیں کہ ہندوستان میں اجرتوں کی شرح دہلی میں سب سے زیادہ ہے۔

لندن۔ ۱۱ر جنوری۔ بون (دارالحکومت مغربی جرمنی) کی ایک اطلاع کے مطابق جرمن فوج کو جس نے صرف ایک صدی کے اندر یورپ کو تباہ و برباد کیا اس ہفتہ اس کا پھر احیاء عمل میں آئے گا۔ جمعرات ۱۴ر فروری کو وہ مسودہ قانون فیڈرل پارلیمنٹ کے روبرو پیش ہو رہا ہے۔ جس کے تحت جرمنی کو پھر سے مسلح ہونے کا حق دیا گیا ہے

نئی جرمن فوج یورپ کی دفاعی فوج کا ایک حصہ ہوگی۔ اور عملی طور پر وہ اس وقت معرض وجود میں آئے گی۔ جب دوسری یورپین طاقتیں اس کی تصدیق کر دیں گی۔